

تعالیمات بابل مقدس  
کی سلسلہ وار کتب 2



خُدا کس طرح ہمیں  
ابدی زندگی عطا کرتا ہے  
خود آموز مطالعہ کا کورس

# موت کے بعد زندگی



## موت کے بعد زندگی

آئیے اس بات کو جانیں کہ خُدا کس طرح ہمیں  
ابدی زندگی عطا کرتا ہے

شخصی مطالعہ کا کورس

حق طبع محفوظ  
2006

طبع اپریل 2015

دوسرا کو رس  
کی  
چوتھی کتاب

## فہرست مضمایں

۶۰

1.....	پیش لفظ
3.....	پہلا باب: زندگی کیا ہے؟
13.....	دوسرا باب: موت کیا ہے؟
23.....	تیسرا باب: کیا موت کے بعد بھی زندگی ممکن ہے؟
35.....	چوتھا باب: موت کے بعد زندگی کو ہم کیسے حاصل کر سکتے ہیں
49.....	پانچواں باب: موت کے بعد زندگی کی خواہش
63.....	تشریحات
67.....	امتحانی جوابات
71.....	نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ



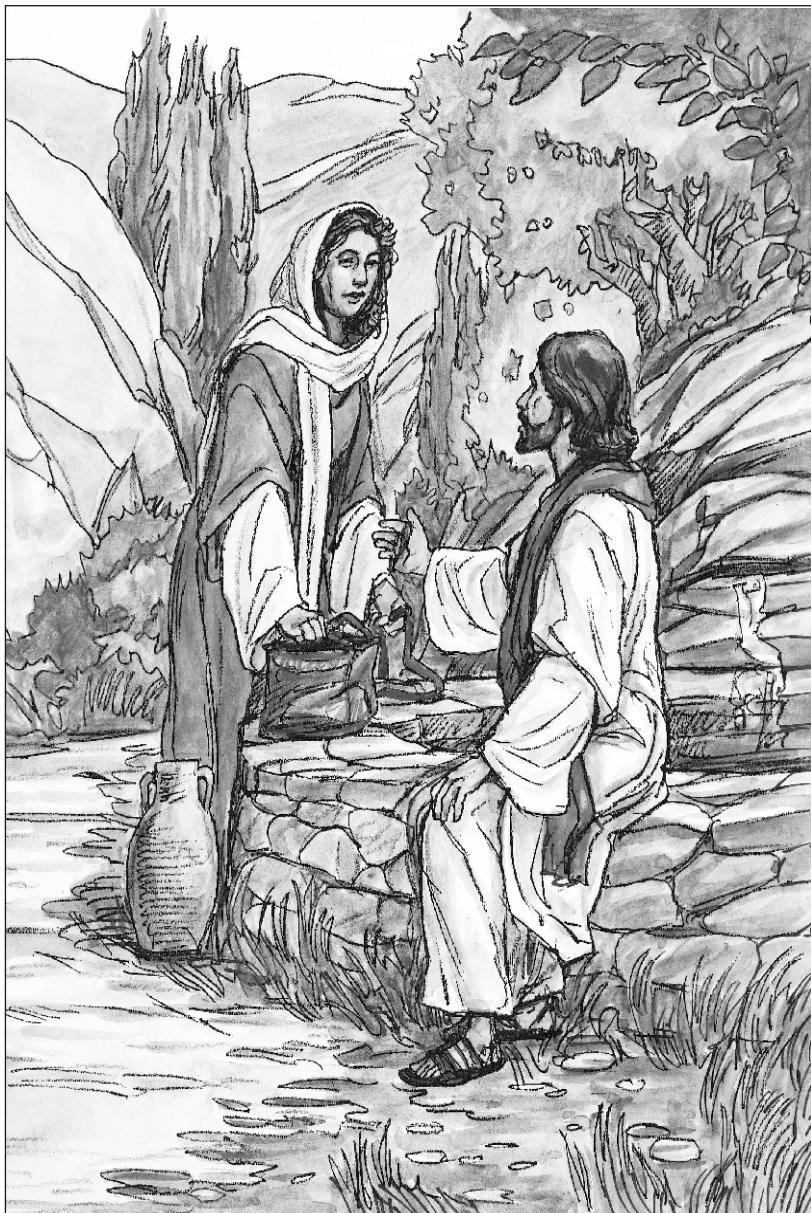
## پیش لفظ

اس کتاب میں آپ موت کے بعد زندگی کے بارے میں سیکھیں گے۔ اس چھوٹی سی کتاب کے ذریعہ اتنے بڑے مضمون کا مطالعہ کرنا اتنا آسان نہیں ہو گا تو بھی ہم اس مطالعہ کو محدود طریقہ سے ہی جانے کی کوشش کریں گے کہ موت اور زندگی کیا ہے اور موت کے بعد زندگی کیسے ممکن ہو سکتی ہے اور بعض لوگ موت کے بعد زندگی کے بارے میں کیسے نظریات رکھتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ خدا ہی ہمیں موت کے بعد زندگی کے بارے میں سماں کھاتا ہے اور یہ بات ہم خُدا کے کلام یعنی با قبل مقدس کے مطالعہ سے سیکھیں گے۔

کتاب کے پانچوں ابواب کا آغاز چند مقاصد کی ایک فہرست سے ہوتا ہے جن پر ایک چھوٹی ستارے (☆) کا نشان دیا گیا ہے۔ یہ مقاصد ہر باب میں موجود مضمون کو واضح کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر باب میں چند سوالات اور سوالنامہ بھی ہے جن کے جوابات آپ دیں گے اور خاص بات یہ ہے کہ آپ اپنے جوابات کی پڑتال کتاب میں سے ہی کر کے اپنی غلطیوں کی درستی کر سکتے ہیں۔ آگے پڑھنے سے پہلے اس بات کا یقین کر لیں کہ آپ تمام جوابات سمجھ چکے ہیں۔

کتاب کے آخر میں نتائج کے حصول کیلئے ایک امتحانی سوالنامہ دیا گیا ہے۔ اس امتحانی سوالنامہ کمکل کرنے سے پہلے تمام ابواب کے امتحانات کا دوبار مطالعہ کریں۔ جب آپ نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ کمکل کر لیں تو اس کو کتاب کے آخری صفحہ پر درج پڑھ پر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں یا متعلقہ شخص کے حوالہ کر دیں۔

خُدا آپ کی مد کرے تاکہ آپ موت کے بعد زندگی کے متعلق مزید سیکھ کر خُدا سے برکت حاصل کریں۔ آمین۔



خُداوند یسوع مسیح سامریہ کے کنویں کی منڈیر پر بیٹھا

عورت سے باتیں کر رہا ہے



## پہلا باب زندگی کیا ہے؟

اس سوال کا جواب بہت آسان ہو سکتا ہے اگر ہم آئینہ میں جھانک کر دیکھیں تو خود کو تحرک دیکھ سکتے ہیں۔ ہماری جھپٹی ہوئی پلکیں اس حقیقت کی غماز ہیں کہ ہم زندہ ہیں! اور دوسرا حقیقت یہ ہے کہ ہم اس کتاب کو پڑھ رہے ہیں جو کہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم زندہ ہیں!

لیکن کیا ”زندگی“، صرف یہاں تک ہی محدود ہے کہ ہم دیکھ سکتے اور حرکت کر سکتے ہیں؟ اور کیا ہم صرف اس لئے یہ جان سکتے ہیں کہ ہم زندہ ہیں کیونکہ ہم سوچ سکتے ہیں؟۔

مگر بعض لوگ بہت ہی مبہم سوالات کرتے ہیں جیسے کہ ”زندگی کا مطلب کیا ہے؟“ کیا ہم ایسے سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں؟۔

اس باب میں ہم حقیقی زندگی کے مفہوم کو بیان کرنے کی کوشش کریں گے اور ہم اس بات پر بھی غور کریں گے کہ زندگی کے بارے میں بعض لوگوں کا ایمان کیا ہے اور پھر ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ زندگی کے بارے میں خداوند تعالیٰ باہل مقدس میں کیا فرماتا ہے۔ جب ہم ان باتوں پر غور کریں گے تو خاص طور پر ہم یہ جانے کی کوشش کریں گے کہ اس زمینی زندگی میں ہمارے لئے خدا کی کیا مرضی ہے۔ اس باب کے آخر تک آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆      اُن غلط نظریات کے بارے میں جان سکیں جو بعض لوگ زندگی کے بارے میں بیان کرتے ہیں

☆      یہ جان سکیں کہ خدا زندگی کی وضاحت کس طرح کرتا ہے ؟ اور

☆      یہ جان سکیں کہ زندگی کی تشریع جو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کس طرح دوسروں کی بیان کردہ تشریحات سے کامل ہے۔

بہت عرصہ پہلے ایک بہت امیر کسان تھا۔ ایک سال اُس کے کھیتوں میں بہت زیادہ فصل ہوئی کہ اُس کے رکھنے کے لئے اُس کسان کے پاس اتنے گودام نہ تھے۔ اس لئے اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ بڑے بڑے گودام بنائے گا۔

وہ اپنے کھیتوں کی پیداوار سے بہت خوش تھا اور اُس نے اپنے دل میں سوچا کہ، ”آئندہ سال مجھے زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں اپنے گھر میں بیٹھ کر آرام و آسائش کی زندگی بسر کر سکتا ہوں۔“ خداوند یسوع لمسج نے یہ تمثیل لوگوں کے سامنے اُس وقت بیان کی جب وہ حقیقی زندگی کے بارے میں بتا رہا تھا۔ آپ یہ تمثیل لوقا 21:16 میں پڑھ سکتے ہیں۔

ہم بہت سے لوگوں کو جانتے ہیں جو اُس کسان کی مانند ہیں جس کا ذکر اس تمثیل میں کیا گیا ہے۔ وہ لوگ اپنی زندگی میں صرف اس بات میں ممکن رہتے ہیں کہ جب بھی موقع ملے گا تو وہ کچھ ضرور حاصل کر لیں اور وہ یہ بھی سوچتے ہیں کہ بس یہی زندگی ہے اور اسی زندگی میں ہی ہمیں بھر پور طریقہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے!۔

لیکن اگر یہ زندگی کچھ حاصل کرنے کا نام ہے تو کیا اس سے ہم حقیقی خوشی حاصل کر سکتے ہیں؟۔ کیونکہ اگر ہم کسی طرح سے ایک لاکھ روپے حاصل کر لیتے ہیں تو کیا دلاکھ روپے حاصل کرنا اس سے زیادہ بہتر نہ ہوگا؟۔ اسی طرح اگر ہم اپنے موجودہ گھر سے بڑا گھر حاصل کر لیتے ہیں تو کیا ہمارے دل میں اُس سے بھی بڑا گھر حاصل کرنے کی خواہش پیدا نہ ہوگی؟۔ اور اگر ہم صرف زیادہ سے زیادہ چیزوں کے حصول کے بارے میں ہی سوچتے ہیں تو کیا ہم اپنی زندگی میں خوش و خرم رہ سکتے ہیں؟ خداوند اس کا جواب لوقا 15:12 میں دیتا ہے کہ، ”خبردار ہو! اپنے آپ کو ہر طرح کے لائق سے بچائے رکھو کیونکہ کسی کی زندگی اُسکے مال کی کثرت پر موقوف نہیں“۔

1۔ بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ..... صرف بہت سا مال و اسباب حاصل کرنے کا نام ہی ہے۔

2۔ بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ زندگی کا مقصد صرف یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو رکھیں۔

3۔ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ کسی کی زندگی اُس کے کی کثرت پر موقوف نہیں ہے۔  
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 8 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

یہ ایمان رکھنا کہ زندگی صرف مال و اسباب کی کثرت پر ہی موقوف ہے کے علاوہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں ہے! کیونکہ اسے لوگوں کی اکثریت اس بات پر ایمان رکھتی کہ کوئی ”دیوتا“، آسمان پر بیٹھا ہے صرف ہماری خطاؤں پر ہنستا اور ہمارا مذاق اڑاتا رہتا ہے۔

اسی طرح بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جس چیز کو ہم حقیقت سمجھتے ہیں دراصل وہ حقیقت پر مبنی نہیں۔ مثال کے طور پر درد کو لے لیجئے جیسے کبھی کوئی بھاری چیز آپ کے پاؤں پر گر پڑی ہو یا سر پر آن ٹکنی ہو یا کبھی پاؤں کو موچ آگئی ہو وغیرہ اس کے سبب درد تو ضرور ہوما ہے لیکن بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ درد کا احساس صرف ذہن میں ہی ہوتا ہے اور وہ لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ یہ ایک تخیلاتی چیز ہی

ہے جو آپ کے ذہن کی ہی پیداوار ہے۔ اُن کی دانست میں ”زندگی“، ”محض وہی کچھ ہے جو وہ سوچتے ہیں اور اس لئے اُن کے ذہن میں زندگی کا کوئی بھی مقصد نہیں۔ اس لئے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ دُنیا میں لوگوں کا زندگی سے بہت مايوں ہو جانے کا سبب یہ ہی ایمان ہے کہ زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں۔ ”بححال“ یہ اُن کی سوچ ہے کیونکہ، ”اگر زندگی کا کوئی بھی مقصد نہیں تو پھر زندگی کیا ہے؟ اور اگر میری زندگی کسی کام نہ آئے یا میں اس دُنیا میں کوئی بڑا کام سرانجام نہ دے سکوں تو پھر میرا اس دُنیا میں زندہ رہنے کا کیا مقصد ہے؟“

4۔ بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ زمینی زندگی کا کوئی..... نہیں۔

5۔ بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جو درد ہم محسوس کرتے ہیں وہ بھی..... نہیں ہے۔

6۔ لوگوں کا زندگی سے بہت ..... ہو جانے کا سبب یہ ہی ایمان ہے کہ زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں۔  
(اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 8 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

پھر یہ زندگی کیا ہے؟ اور اس سوال کا بہترین جواب صرف وہی دے سکتا ہے جو زندگی کا خالق ہے یعنی ” قادرِ مطلق خدا“۔ خدا نے ساری دُنیا کو خلق کیا اور سب سے آخر میں اہم ترین مخلوق ہے خدا نے ساتویں دن آرام کرنے سے پہلے خلق

کیا اور وہ انسان یعنی آدم اور حوا ہیں۔ ایک مرد اور ایک عورت۔ دراصل، جب خُدا نے ان دو انسانوں کو خلق کیا تو اُس نے انہیں زمین اور زمین کی تمام چیزوں پر اختیار بھی دیا یعنی ایسی برکت اور اختیار جس کے متعلق بالقبل مقدس میں لکھا ہے کہ، خُدا نے اُن سے کہا ”بچلو بڑھو اور زمین کو معمور و مکوم کرو اور سمندر کی مجھیلوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں پر جوز میں پر چلتے ہیں اختیار رکھو“ (پیدائش: 28)۔

یہ بات انسان کی تخلیق سے بھی بڑھ کر ہے کہ خُدا نے انہیں اپنے ساتھ ایک کامل تعلق میں خلق کیا۔ ذرا اس بات پر غور کریں! کہ آدم اور حوا کو ایسے خُدا سے دعا نہیں کرنی پڑی ہے وہ دیکھ بھی نہ سکتے تھے۔ بلکہ انہوں نے خُدا سے رو برو با تیں کیں جس طرح آپ اپنے گھر کے سامنے والے دروازے میں کسی سے بات کرتے ہیں۔ آدم اور حوا کی سوچ میں بھی نہ تھا کہ خُدا کا کوئی وجود ہے یا وہ اُن کی فکر کرتا ہے اور خُدا نے ہی اُن سے رو برو ہو کر با تیں کیں اور اُن پر عیاں کیا کہ وہ اُن سے محبت رکھتا ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ دُنیا کی ابتداء ہی سے خُدا نے زندگی کو با مقصد بنایا تھا۔ خُدا نے سب انسانوں سے محبت رکھی اور وہ چاہتا تھا کہ ہم بھی اُس سے محبت رکھیں اور اُس کے عزیز فرزند بن کر زندگی بسر کریں۔ اس لئے اُس نے ہمیں سکونت کرنے کے لئے یہ خوبصورت دُنیا عطا کی ہے۔

صفحہ 7-6 کے جوابات: 1- زندگی؛ 2- خوش؛ 3- مال؛ 4- مقصد؛

5- حقیقت؛ 6- مایوس۔





خُدا نے آدم اور حوا کو ہمارے ابتدائی والدین کے طور پر خلق کیا

خُدا نے ہمیں ہماری ہر ضرورت کے مطابق سب کچھ عطا کیا اور اُس نے یہ منصوبہ بھی بنایا کہ اس خوبصورت اور کامل دُنیا میں ہم اُس کے ساتھ ابد تک سکونت کریں کیونکہ وہ ایک کامل آسمانی خُداباپ ہے جس نے ہمیں اپنے کامل فرزند کے طور پر خلق کیا تھا۔

زندگی کے بارے میں نسبتاً اُن خیالات و نظریات کے ہن پر بہت سے لوگ ایمان رکھتے ہیں کیا یہ بات زیادہ معتبر نہیں؟ کہ جب خُدا نے دُنیا کو خلق کیا تو بنی نوع انسان کو اس بات کیلئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی کہ اُن کے پاس کتنا ”مال و اسباب“ ہے کیونکہ پوری دُنیا ہی اُن کیلئے تھی اور اُن کی زندگی ایک با مقصد زندگی تھی۔

7۔ جب خُدا نے دُنیا کو خلق کیا تو اُس نے ..... کو ..... اور ..... زمین کی سب چیزوں پر اختیار دیا۔

8۔ ابتداء میں جب خُدا نے انسان کو خلق کیا تو خُدا اور اُن انسانوں کے درمیان ایک تعلق تھا۔

9۔ خُدا نے انسانی زندگی کو ..... خلق کیا۔  
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 12 کے آخر میں ملاحظہ کریں۔)

## باب کا خلاصہ

زندگی کیا ہے؟ غالباً یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہم نے کبھی کبھار کسی نہ کسی شخص سے ضرور پوچھا ہوگا۔ جب لوگ زندگی کے مقصد کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ ہر طرح کے جوابات اپنے ذہن میں لے آتے ہیں۔ بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ زندگی بہت سامال و اسباب حاصل کرنے کا ہی نام ہے۔ وہ اس مقصد کے تحت زندگی گزارتے ہیں کہ، ”جو شخص بہت ساری جائیداد حاصل کر کے مرتا ہے وہی کامیاب شخص ہوتا ہے!“ بعض لوگ قطعاً یہ نہیں سوچتے کہ زندگی کا اور مقصد بھی ہے اس لئے وہ ما یوس ہو جاتے ہیں۔

لیکن خُدا ان سب باتوں پر فرق انداز سے نظر کرتا ہے۔ خُدانے نا صرف پوری دُنیا کو خلق کیا بلکہ اُس نے پہلے دو انسان آدم اور حوا کو بھی خلق کیا۔ خُدانے انھیں اس لئے خلق کیا تاکہ وہ اُس کے ساتھ ایک کامل رفاقت میں رہیں۔ خُدانے انھیں ضرورت کی سب چیزیں عطا کیں تاکہ وہ کسی بھی بات کی فکر نہ کریں کہ انہیں اپنے لئے زیادہ ”مال و اسباب“ جمع کرنا ہے۔ خُدانے انھیں مخلوقات کا سب سے خاص جز بنایا اور انھیں برکت دی کہ پھلو اور بڑھوا اور زمین کو معمور و مکوم کرو کیونکہ خُدا چاہتا ہے کہ ہم سب اُس کے ساتھ اس کامل رفاقت میں شریک رہیں۔

## امتحانی سوالنامہ

- 1- لوگوں کی سوچ ہے کہ ..... صرف بہت سامال حاصل کرنیکا ہی نام ہے۔
  - 2- بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ زندگی کا مقصد صرف یہی ہے کہ وہ ..... خوش رکھیں۔
  - 3- خداوند یسوع امتحان نے فرمایا ہے کہ کسی کی بھی ..... اُس کے مال کی کثرت پر موقوف نہیں ہے۔
  - 4- بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس زندگی کا کوئی ..... نہیں۔
  - 5- بعض لوگ یہ ایمان یا تصور رکھتے ہیں کہ جو درد ہم محسوس کرتے ہیں وہ بھی ..... نہیں ہوتا ہے۔
  - 6- بعض لوگ بہت ..... ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کا ایمان ہے کہ ان کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔
  - 7- جب خدا نے دُنیا کو خلق کیا تو اُس نے ..... اور ..... کو زمین پر کی سب چیزوں پر اختیار دیا۔
  - 8- ابتداء میں جب خدا نے دو انسان خلق کئے تو اُس وقت خدا اور ان انسانوں کے درمیان ایک ..... تعلق موجود تھا۔
- (اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 67 پر ملاحظہ کریں)

صفحہ 10 کے جوابات: 7- آدم اور حوا؛ 8- کامل؛ 9- با مقصد۔





## دوسرابا

### موت کیا ہے؟

یاد کریں جب آپ کسی شخص کی تدفین کیلئے گئے تھے تو گور کن یعنی قبر نکالنے والا اور اُس شخص کے عزیز واقارب اُس مردہ شخص کی آخری رسومات کیلئے بہت بھاگ دوڑ کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہوئے گے تاکہ وہ شخص اپنی "طبعی" حالت میں نظر آئے اور پھر جب آپ نے اُس شخص کو فن میں لپٹا ہوا دیکھا تو وہ ایسا لگتا ہو گا کہ وہ سور ہا ہے کیونکہ وہ بہت پُر سکون حالت میں دکھائی دیا تھا۔

کیا موت ایک بھی انک چیز ہے؟ کیا موت ایک گہری نیند کی مانند ہے  
جس میں انسان بیدار ہی نہیں ہوتا؟ کیا یہ اُن مسائل سے جان چھڑانے کا ایک اچھا

طریقہ ہے جن مسائل و مشکلات سے ہم اس دنیا میں دو چار ہوتے ہیں؟ بھر حال ”موت“ کیا ہے ہم اس باب میں مختصر طور پر اس کے بارے میں سیکھیں گے۔

سب سے پہلے ہم موت کے بارے میں لوگوں کے نظریات جانیں گے کہ کیا ہیں۔ ہم سیکھیں گے کہ کس طرح بعض لوگ موت کے بارے میں غلط یا خلاف حقیقت نظریات پیش کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ کئی لحاظ سے موت ایک بھی انک چیز بھی ہے۔

اس باب کے آخر تک آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ سمجھ سکیں کہ موت کے بارے میں دلفریب نظریات غلط ہیں :

☆ یہ جان سکیں کہ خُد انہیں چاہتا کہ انسان موت سے ہمکنار ہو؛ اور

☆ یہ دیکھ سکیں گے کہ جو شخص خُد اپر ایمان نہیں رکھتا موت اُس کیلئے ایک بھی انک چیز ہے۔

مکن ہے کہ آپ نے ”رومیا اور جولیٹ“ کی کہانی سنی ہو۔ یہ کہانی ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی سے متعلق ہے جو آپس میں بے حد محبت کرتے تھے۔ لیکن ان دونوں کے والدین ان کی باہمی محبت کے اس رشتہ کی حمایت میں نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے گھر سے بھاگ جانے کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبے کی ابتدا کچھ یوں تھی کہ

جو لیٹ کے والدین نے کیونکہ پہلے سے یہ فیصلہ کیا ہوا تھا کہ جو لیٹ کی شادی کسی دوسرے شخص کے ساتھ کر دیں گے اور جب جو لیٹ کو اس بات کا علم ہو گا تو وہ نشہ آور دوائیاں کھالے گی یوں محسوس ہو گا کہ وہ مرگئی ہے۔ اس میں رومیو اور جو لیٹ کا منصوبہ یہ تھا کہ جب جو لیٹ کے گھر والے اُس کی تدبیں کے انتظامات کریں گے تو رومیو اُسے تابوت سے نکال کر لے جائے گا اور چند گھنٹوں کے بعد وہ ہوش میں آ جائے گی اور وہ کہیں دور چلے جائیں گے۔ لیکن جب رومیو نے جو لیٹ کو تابوت میں دیکھا تو وہ سمجھا کہ وہ واقعی مرگئی ہے تو اُس نے جا کر زہر پی لیا اور خودکشی کر لی۔ جب جو لیٹ نشہ کی حالت میں باہر آئی اور ہوش میں آ کر اُسے معلوم ہوا کہ رومیو نے زہر پی کر خودکشی کر لی ہے تو جو لیٹ نے بھی حقیقت میں خودکشی کر لی اور اس دفعہ وہ حقیقت میں مرگی۔

اس کہانی کا انجام خوشگوار نہیں تھا لیکن کئی لوگ اسے ”محبت کی ایک عظیم داستان“ کہتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں؟ کہ رشتہ محبت میں مسلک یہ نوجوان دل آپس میں بے حد محبت کرتے تھے اور ایک دوسرے کے بغیر زندہ رہنے کی بجائے مر جانے کے لیے تیار تھے!

لیکن رومیو اور جو لیٹ کو اس طرح خودکشی کرنے سے کیا ملا؟ محض ایک دوسرے کیلئے اپنی محبت کے اظہار کرنے میں ہی موت کی آغوش میں چلے گئے۔

ہم اپنی زندگی میں ایسے کئی واقعات کو جانتے ہیں کہ ایک ہیردا پنچھوکہ سے

اتنی محبت دکھاتا ہے کہ اُس کی خاطر کسی سے بھی ٹکر لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے  
اگرچہ وہ جانتا ہے کہ اس میں اُس کی جان بھی جاسکتی ہے۔ لیکن ہوتا یوں ہی ہے کہ  
ہیر و مر جاتا ہے۔

1۔ رو میو اور جولیٹ ایک دوسرے سے اتنی زیادہ محبت کرتے تھے کہ ایک دوسرے  
کے لئے ..... کو تیار تھے۔

2۔ رو میو اور جولیٹ آخر اسی طرح ..... گئے۔

3۔ اپنی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ بھی کبھار ایسے ہیر و اسی طرح  
جاتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 19 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کبھی کبھی ہم ان سب باقوں پر یقین رکھتے ہیں جو ہم موت کے بارے  
میں کتابوں میں پڑھتے یا رومزہ زندگی میں دیکھتے ہیں۔ ہم یہ بھی یقین کرنا شروع کر  
دیتے ہیں کہ موت اتنی بھی نہیں (نوٹ: اس کتاب کے آخری حصہ میں ہم  
دیکھیں گے کہ صرف مسیحیوں کیلئے ہی موت بھی انک نہیں ہے!)۔ ہم اپنی روزمرہ  
زندگی میں موت کو ہر طرف دیکھتے ہیں کیونکہ ہم میں یہ احساس ہوتا ہے کہ موت بہت  
خطرناک ہے۔

پہلے باب کا مطالعہ کرتے وقت آپ نے سیکھا تھا کہ حُدّا نے انسان کو اس

لئے خلق کیا تھا تاکہ انسان اُس کی قربت میں ہمیشہ زندہ رہے۔ یاد رکھیں کہ آدم اور حوا کے گناہ میں گرنے سے پہلے اس دُنیا میں موت کا وجود نہ تھا۔ لیکن کیونکہ خدا نے آدم اور حوا کو حکم دیا تھا کہ وہ باغِ عدن کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتے ہیں لیکن ایک درخت کا پھل کبھی نہ کھائیں۔ خُد انے انہیں یہ بھی کہا تھا کہ جس روز وہ اُس ممنوع درخت کا پھل کھائیں گے وہ مر جائیں گے۔ لیکن اس کے بعد کیا ہوا؟ آدم اور حوانے اُس درخت کا پھل کھالیا! (آپ اس واقعہ کو تفصیل کے ساتھ بابل مقدس میں پیدائش کی کتاب کے تیسرا باب میں پڑھ سکتے ہیں)۔

آدم اور حوا اُس درخت کا پھل کھانے کے فوراً بعد تو نہ مرے لیکن کئی سالوں کے بعد ان کے بدن موت کی آغوش میں چلے گئے۔ لیکن اُس درخت کا پھل کھانے کے بعد انہیں اپنے گناہ کے سُگین نتائج کا سامنا کرنا پڑا جو کہ ایک روحانی موت تھی جس سے وہ اپنے آسمانی خدا باب کی قربت سے محروم ہو گئے۔ (خُدا اور ان کے درمیان گناہ کی ایک دیوار حائل ہو گئی)۔ وہ خُدا کے حضور جانے سے ڈرنے لگے اور انہوں نے اپنے آپ کو درختوں میں چھپانے کی کوشش کی۔ خُدا کو اپنا شفیق باب سمجھنے کی بجائے آدم اور حوا اُسے اپنا غضبناک منصف سمجھنے لگے۔

اس واقعہ کے بعد سے ہر انسان کو جو اس دُنیا میں پیدا ہوتا ہے ایک دن ضرور مرنा ہے اور اس سے پہلے کہ ہم مر جائیں ہمیں خُدا کے حکم کے خلاف آدم اور حوا کے ابتدائی گناہ کے زیر اثر بہت سے مشکل حالات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ہم یمار



خُد اوند یوں مسکن عذر کی قبر پر کھڑا ہوا مریخ سے باقی کر رہا ہے

ہوتے ہیں، ہر قسم کی درد میں بنتا ہوتے ہیں، ہمیں دل کا دورہ پڑتا ہے، کسی حادثہ میں ہماری ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور ہم زخمی ہو جاتے ہیں۔

خُدا نہیں چاہتا تھا کہ ہم ان حالات و واقعات سے دوچار ہوں کیونکہ خُدا ہم سے پیار کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی قربت میں رہیں۔ ایک لمحہ کیلئے سوچیں کہ اگر آدم اور حوانے گناہ کیا ہوتا تو ہم بھی خُدا کے ساتھ ایک کامل رشتہ میں مربوط ہمیشہ زندہ رہتے! اور ہاں ہماری زندگی میں کوئی بھی دکھ تکلیف یا موت نہ ہوتی۔

4- کبھی ہم یہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ موت اتنی ..... نہیں ہے۔

5- آدم اور حوانے کے گناہ میں گرنے سے پہلے اس دُنیا میں ..... کا وجود نہ تھا۔

6- جب آدم اور حوانے گناہ کیا تو انہوں نے خُدا کو اپنا شفیق باپ سمجھنے کی بجائے ایک روپ میں دیکھنا شروع کر دیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 22 کے آخر میں ملاحظہ کریں)



چونکہ آدم اور حوا گناہ کا شکار ہوئے اس لئے موت اب ایک حقیقت ہے۔  
 موت کسی بھی امید پر پانی پھیر سکتی ہے، موت خوفناک اور دردناک ہو سکتی ہے اور  
 موت ہمیں غمگین کر سکتی ہے خاص کر جب ہمارا کوئی عزیز موت کی آغوش میں چلا  
 جاتا ہے۔

یہ بات اُن لوگوں کیلئے درست ہے جو یہ ایمان نہیں رکھتے کہ خُداوند  
 یسوع اُمّت نے انہیں گناہ اور موت سے نجات دے دی ہے۔ جو لوگ یہ ایمان نہیں  
 رکھتے کہ یسوع اُمّت نے اُن کے گناہوں کا فدیہ دینے کیلئے صلیب پر اپنی جان دی  
 ہے وہ لوگ موت کو زندگی کا ایک دردناک خاتمه قرار دیتے ہیں اور اُن کی نظر میں  
 موت سب امیدوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔

لیکن ہم لوگ جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ خُداوند یسوع اُمّت ہمارا نجات  
 دہنده ہے کیا موت ہماری امیدوں پر بھی پانی پھیر سکتی ہے؟ ہم اس سوال کے  
 جواب کے بارے میں اگلے باب میں سیکھیں گے۔ لیکن یاد رکھیں کہ مسیحی موت کو  
 اُس طرح نہیں دیکھتے جس طرح غیر مسیحی دیکھتے ہیں!

7- آدم اور حوا کے گناہ نے موت کو ایک ..... بنا ..... دیا۔

8- کئی لحاظ سے موت ..... پر پانی پھیر دیتی ہے۔  
 (اپنے جوابات کی پڑھتاں صفحہ 22 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

## باب کا خلاصہ

موت کیا ہے؟۔ چونکہ ہم زندہ ہیں اور ہم یہ بھی جانتے کہ ہم زیادہ عرصہ زندہ رہیں گے یا نہیں ہمیں اس سوال کے بارے میں غور کرنا پڑے گا۔

بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ موت اتنی بھیانک نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات کتابوں میں موت کا تذکرہ اس طرح ملتا ہے کہ اُن کیلئے مر جانا ہی بہتر ہے۔ لیکن جب خُدا نے ہمیں خلق کیا تو اُس وقت خُدا کا منصوبہ ہمارے لئے یہ تھا کہ ہم کبھی بھی موت کو نہ دیکھیں۔ خُدا ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ کوئی انسان موت کے منہ میں جائے۔ لیکن انسانی گناہ کے سبب موت دنیا میں آموجود ہوئی۔

گناہ کی وجہ سے ہی ہم سب کو ایک دن مرننا ہے۔ اگر ہم اس بات پر یقین نہ رکھیں کہ خُداوند یسوع مسیح نے ہمیں ہمارے گناہوں سے خلاصی بخش دی ہے تو اس سے ہمارے دلوں میں خوف پیدا ہوتا ہے لیکن کچھ لوگ یہ ایمان رکھتے ہوئے بھی کہ خُداوند یسوع مسیح ہمارا نجات دہندا ہے تو بھی موت سے ڈرتے ہیں۔

یاد رکھیں موت بنی نوع انسان کیلئے حرفِ آخر نہیں!

## امتحانی سوالنامہ

1- رو میو اور جولیٹ ایک دوسرے سے اتنی زیادہ محبت کرتے تھے کہ ایک دوسرے کے لئے ..... کو تیار تھے۔

2- رو میو اور جولیٹ آخر اسی طرح ..... گئے۔

3- اپنی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی کبھار ایسے ہیر و اسی طرح ..... جاتے ہیں۔

4- کبھی ہم یہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ موت اتنی ..... نہیں ہے۔

5- آدم اور حوا کے گناہ میں گرنے سے پہلے ..... کا وجود نہ تھا۔

6- جب آدم اور حوانے گناہ کیا تو انہوں نے خُدا کو اپنا شفیق باپ سمجھنے کی بجائے ایک ..... کے روپ میں دیکھنا شروع کر دیا۔

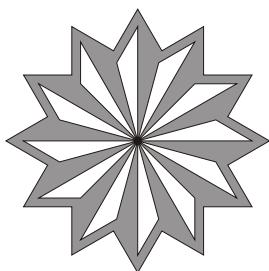
7- آدم اور حوا کے گناہ نے موت کو ایک ..... بنادیا۔

8- کئی لحاظ سے موت ..... پر پانی پھیر سکتی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 67 پر ملاحظہ کریں)

صفحہ 19 اور 20 کے جوابات: 4- بھیانک؛ 5- موت؛ 6- منصف؛	?
---	---

7- حقیقت؛ 8- امیدوں۔



## تیسرا باب کیا موت کے بعد بھی زندگی ممکن ہے؟

اس سوال کے جواب میں کہ کیا موت کے بعد بھی زندگی ممکن ہے؟ بعض لوگ اس سوال کے جواب میں کئی نظریات پیش کرتے ہیں۔

لیکن آپ پہلے باب کا آخری فقرہ پھر سے پڑھیں جو دوسرا باب کے امتحانی سوالنامہ سے پہلے لکھا گیا ہے۔ یعنی تیسرا باب کے اس سوال کا جواب پہلے ہی دیا جا چکا ہے کہ ”یاد رکھیں موت بنی نوع انسان کیلئے حرفاً آخر نہیں ہے“، اس لئے کہ موت کے بعد بھی زندگی ممکن ہے۔

لیکن ہم کس طرح یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہیں؟ کیونکہ ہم نے کبھی ایسا ہوتے ہوئے نہیں دیکھا کہ بہت سے لوگ جو مر چکے ہیں پھر زندہ ہو گئے ہوں تاکہ ہمیں اُس زندگی کے بارے میں بتا سکیں! مگر جب ہم باہل مقدس میں سے پڑھتے ہیں تو ہم بڑے وسوسے کے ساتھ اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں کہ کیا موت کے بعد بھی زندگی ممکن ہے؟۔

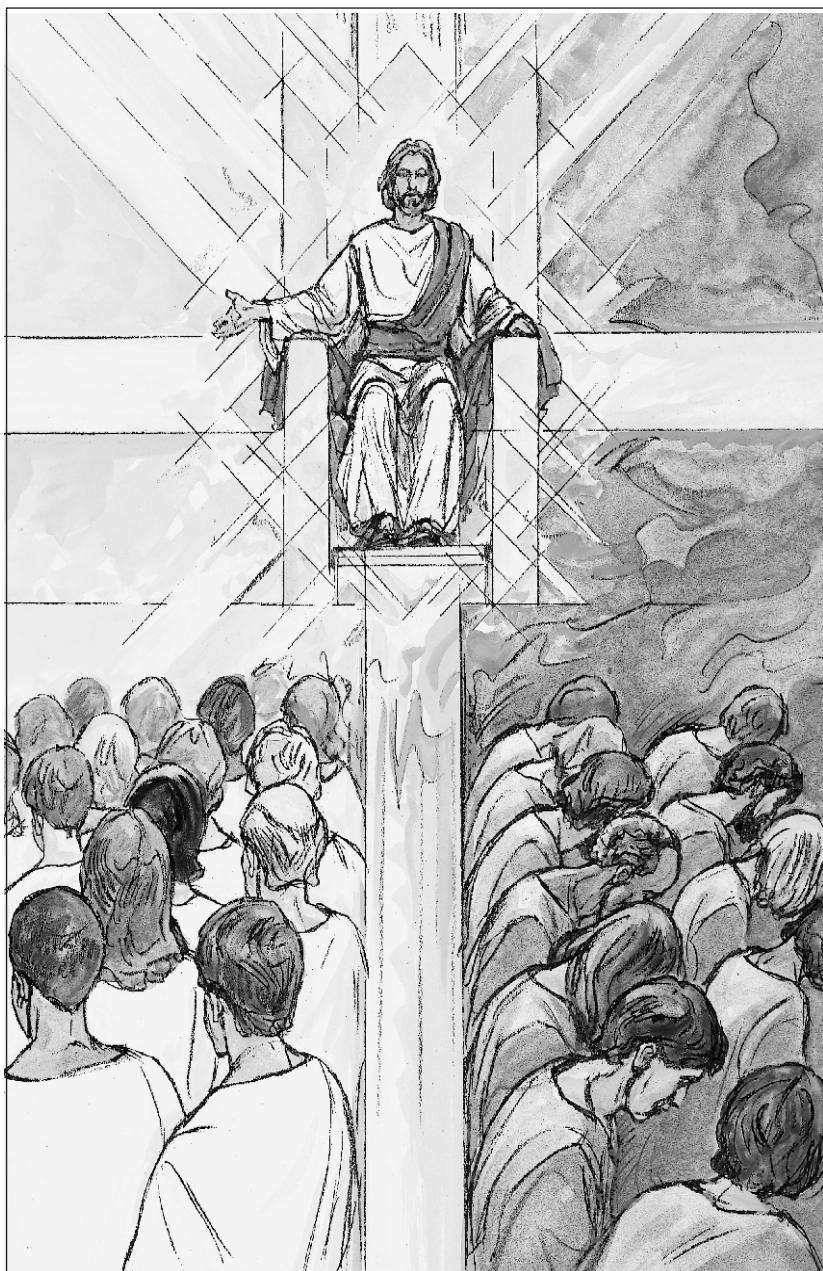
اس باب میں ہم سیکھیں گے کہ:

☆ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو موت کے بعد زندگی پر یقین نہیں رکھتے۔

☆ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو موت کے بعد زندگی پر یقین رکھتے ہیں لیکن اس کے بارے میں ان کے نظریات درست نہیں۔

☆ صرف خدا ہی ہمیں یہ بتاتا ہے کہ موت کے بعد زندگی کے بارے میں ہمارا ایمان کیسا ہونا چاہئے۔

باہل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ بنی نوع انسان کی زندگی میں دواہم چیزیں ہیں مثلاً بدنا اور روح (متی 13:28)۔ یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ جب ہم مر جاتے ہیں تو ہمارا فانی بدنا گل سڑ جاتا ہے (فلپیوس 1:23، 24)۔ اسی طرح مسیح یسوع پر ایمان رکھنے والوں کی رو جیں آسمان پر یعنی ابدی زندگی میں چلی جاتی ہیں اور وہ لوگ جو مسیح یسوع پر ایمان نہیں رکھتے اُن کی رو جیں ابدی موت میں ڈالی جائیں گی۔



خُداوند یسوع مسیح دُنیا کے آخری دن اس دُنیا کے لوگوں کی عدالت کرتا ہے

(مرقس 16:16، لوقا 1:22، 23)۔ روزِ محشر والے دن خُدا سب مردوں کو زندہ کریگا اور روحلیں اپنے بدن کے ساتھ مل جائیں گی اور خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے آسمان پر خُداوند کے ساتھ ہمیشہ سکونت کریں گے (متی 25:34) اور خُداوند یسوع مسیح پر ایمان نہ رکھنے والے لوگ ہمیشہ کیلئے ابدی موت کے سپرد کر دیئے جائیں گے (متی 25:41)۔

ایک دفعہ ایک شخص بہت بیمار تھا بلکہ قریب المرگ تھا۔ اُس نے کہا کہ وہ اس بات کیلئے بالکل فکر مند نہیں ہے کہ اُس کی موت کے بعد اُس پر کیا بیتے گی۔ بلکہ اُس نے یہ بھی کہا کہ، ”میں نے ایک اچھی زندگی بسر کی ہے، میرا خاندان اور میرے دوست سب اچھے ہیں اور چونکہ اس زندگی سے میں نے خوب راحت حاصل کی ہے اس لئے اب مجھے اور کیا چاہیے؟“۔

یہ آدمی موت کے بعد زندگی پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ وہ یہ ایمان رکھتا تھا کہ موت کے بعد اُس کی روح کا خاتمہ بھی ہو جائیگا۔ لیکن یہ نظریہ روح کے فنا ہو جانے کے بارے میں ہے۔

مگر با بل مقدس میں خُدا ہم پر یہ واضح کرتا ہے کہ انسان کی روح بھی نہیں مرتی۔ متی 10:28 میں خُداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ، ”جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور روح کو قتل نہیں کر سکتے ان سے نہ ڈرو بلکہ اُسی سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے۔“ خُداوند یسوع مسیح کی بدن اور روح کی ہلاکت سے مراد یہ

ہے کہ ہمیشہ کی موت یعنی ابدی موت کی سزا۔ مقدس 9:48 میں خُداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ جہنم کی آگ کبھی نہیں بھختی۔

1۔ باabel مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ بنی نوع انسان کی زندگی میں دواہم چیزیں ہیں مثلاً ..... اور .....

2۔ اگر ایک انسان کی موت کے بعد اُس کی ..... بھی ختم ہو جاتی ہے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُس نے اپنی زندگی کس روپ میں گزاری ہے۔

3۔ خُداوند یسوع مسیح نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ جہنم وہ جگہ ہے جہاں بدن اور روح دونوں ہی ..... سزا میں چلتا رہتے ہیں۔  
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 29 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بعض لوگ دوسرے جنم پر ایمان رکھتے ہیں۔ دوسرے جنم پر ایمان رکھنے کا مطلب ہے کہ ایک انسان کی روح موت کے بعد کوئی اور بدن اختیار کر لیتی ہے اور پھر اُس بدن کے مرنے کے بعد وہی روح کسی اور بدن میں چلی جاتی ہے۔ اس میں دونظریات پائے جاتے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ ہمیشہ کیلئے چلتا رہے گا یعنی روح ایک بدن سے دوسرے بدن میں منتقل ہوتی رہے گی۔ دوسرا یہ کہ لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ صرف اُس وقت تک ہی چلے گا جب تک کہ انسان کی روح کسی ”اعلیٰ“ مقام پر پہنچ نہیں جاتی۔ مختلف مذاہب جیسا کہ ہندو

دھرم اور ”نئے دور“ کے کئی اور مذاہب بھی اسی بات پر یقین رکھتے ہیں کہ روح دوسرے بدن میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایک روح کی دوسرے بدن میں منتقلی پر یقین رکھتے ہیں ایک لحاظ سے درست ہیں کیونکہ ایک انسان کی روح کبھی نہیں مرتی لیکن کیا روحلیں بار بار ہمیشہ کیلئے دوسرے بدنوں میں منتقل ہوتی رہتی ہیں؟۔ حدا بابل مقدس میں ہمیں فرماتا ہے، ”نہیں“۔ عبرانیوں 27:9 میں ہم پڑھتے ہیں کہ، ”آدمیوں کیلئے ایک بار مرتا اور عدالت کا ہونا مقرر ہے۔“

روحوں کی دوسرے بدنوں میں منتقلی کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ یعنی زندگی، موت، زندگی، موت یہ حقیقت نہیں ہے۔ بابل مقدس کے مطابق یہ سلسلہ یا تو زندگی کے بعد موت نتیجتاً جہنم ہے یا پھر زندگی کے بعد موت نتیجتاً ابدی زندگی ہے!

4۔ روحوں کی دوسرے بدنوں میں منتقلی کا نظریہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایک انسان کی موت کے بعد اُس کی ..... کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے۔

5۔ بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ زندگی، موت، زندگی، موت کا سلسلہ ..... تک جاری رہے گا۔

6۔ بابل مقدس بیان کرتی ہے کہ جب ایک انسان مر جاتا ہے تو اُس کی روح کی ..... ہوتی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 30 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اس قسم کا ایمان رکھتے ہیں کہ جب کوئی انسان  
مر جاتا ہے تو وہ کسی ”بہتر جگہ“ پر چلا جاتا ہے۔

قدیم مصریوں کا ایمان یہ تھا کہ انسان کے مردہ جسم کو ادویات اور مصالحہ  
جات لگا کر اچھی طرح محفوظ کر لینا چاہئے تاکہ وہ اپنی زمینی زندگی ختم کرنے کے بعد  
کسی اچھی جگہ پر رہ سکے۔ (یہی وجہ ہے کہ قدیم مصری حنوٹ شدہ لاش بنانے میں بہت  
ماہر تھے)۔

آٹھویں اور دسویں صدی کے درمیان یورپی ساحلوں پر حملہ کرنے والے  
بحری ڈاکوؤں (ڈائی کنگ) کا یہ ایمان تھا کہ جب وہ لڑائی میں مارے جائیں تو  
مرنے کے بعد ایک ایسی جگہ چلے جائیں گے جہاں انہیں ہمیشہ کیلئے خرد و نوش کی  
اشیاء میسر ہوں گی۔ بدھ مت (ایک مذہب) لوگوں کا ایمان ہے کہ ایک شخص مرنے  
کے بعد پھر پیدا ہوتا ہے اور ایک نئی زندگی بس رکرتا ہے جو پہلی زندگی سے قدرے بہتر  
ہوتی ہے۔ اگر وہ اچھی زندگی بس رکرتا رہے تو ایک وقت آئے گا کہ وہ ”زروان“ یعنی  
زندگی کی بلندیوں تک پہنچ جائے گا۔

یہ تمام جھوٹے نظریات انسان کو غلط سمت کی طرف گامزن کئے ہوئے  
ہیں کیونکہ ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ ابد تک زندہ رہے اور کبھی نہ مرے۔

بانسل مقدس بیان کرتی ہے کہ موت کے بعد حقیقی زندگی صرف آسمان پر ہی ملتی ہے۔ درحقیقت مسیحیوں کا اصل وطن آسمان ہے۔ پُرسُول فلپیوس 3:20 میں فرماتے ہیں، ”مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے۔“

اگر آپ اس کے بارے میں سنجیدگی سے غور کریں تو یہ قابل فہم بات ہے۔ یاد کریں کہ خدا نے انسان کو اس لئے خلق کیا تاکہ وہ ایک کامل دُنیا میں خدا کے ساتھ سکونت کرے۔ لیکن چونکہ آدم اور حوانے نے گناہ کیا اس لئے یہ کامل دُنیا تباہ ہو گئی اور پھر موت کا منظر بھی دیکھنے میں آیا۔ لیکن کیا خدا اس دُنیا میں ہونے والی ساری بدی کو ختم کر کے ایک نئی دُنیا نہیں بنائے گا؟۔

خدا کے الٰہی منصوبہ میں موت انسانی زندگی کا حرفِ آخر نہیں اور خدا کے الٰہی منصوبہ میں موت کے بعد زندگی یعنی محض ایک عام زندگی جو اس کے ساتھ آسمان پر ملتی ہے۔ متی 34:25 میں خداوند یسوع مسیح اُن لوگوں کیلئے جو آسمان پر خدا کی بادشاہی میں داخل ہوں گے فرماتا ہے، ”آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو! جو بادشاہی بنای عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لے لو،“ خدا ہمیشہ سے یہ چاہتا ہے کہ بُنی نوع انسان ہمیشہ اُس کے ساتھ سکونت کرے اور خدا یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگ موت کے بعد آسمان پر ابدی زندگی حاصل کریں۔ موت کے بعد آسمان پر خدا کے ساتھِ زندگی ایک حقیقی زندگی ہے۔

صفحہ 28 کے جوابات: 4۔ روح۔ 5۔ ہمیشہ۔ 6۔ عدالت۔



موت کے بعد اس حقیقی زندگی کے بارے میں خاص بات یہ ہے کہ ہمیں اسے حاصل کرنے کیلئے کچھ بھی کام نہیں کرنا پڑتا بلکہ خُدا ہمیں یہ حقیقی زندگی ایک بخشش کے طور پر عطا کرتا ہے! رومیوں 6:26 میں مرقوم ہے، ”مگر خُدا کی بخشش ہمارے خُداوند یسوع مسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے،“ (اس کے متعلق پانچویں باب میں ہم مزید سیکھیں گے)۔

7- موت کے بعد زندگی کا انسانی نظریہ جو خُدا کی طرف سے نہیں انسان کو غلط پر لے جائے گا۔

8- ہر مسیحی کا اصل وطن..... ہے۔

9- خُدا کے الٰہی منصوبہ میں موت کے بعد ایک ..... زندگی ہے۔  
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 32 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

## باب کا خلاصہ

ہر انسان موت کے بعد زندگی کے بارے میں کسی نہ کسی نظریے پر ایمان رکھتا ہے۔ بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ موت کے بعد زندگی کا وجود ہی نہیں ہے! وہ یہ ایمان بھی رکھتے ہیں کہ، ”زندگی“ صرف وہی ہے جواب ہم اس دنیا میں بس کر رہے ہیں یا جس سے اب لطف اندوں ہو رہے ہیں۔ بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جب انسان ایک دفعہ مر جاتا ہے تو اُس کا بدنا اور روح دونوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک انسان کی جسمانی موت کے بعد اُس کی روح زندہ رہتی ہے لیکن وہ روح کسی دوسرے جسم میں چلی جاتی ہے..... اور پھر جب وہ جسم مر جاتا ہے تو وہی روح کسی اور جسم میں چلی جاتی ہے..... اسی طرح جب وہ جسم بھی مر جاتا ہے تو پھر وہی روح کسی اور جسم میں چلی جاتی ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ انسان کی موت کے بعد اُس کی روح ایک الیسی جگہ چلی جائے گی جو اس دنیا سے بہتر ہے۔ لیکن وہ حقیقی طور پر ”بہتر“ جگہ جس کی ہمیں تلاش کرنی ہے آسمان پر ہے۔ یہی آخری منزل ایک حقیقی گھر ہے جو ہمیشہ تک قائم رہے گا۔

صفحہ 31 کے جوابات: 7۔ منزل؛ 8۔ آسمان؛ 9۔ کامل۔



## امتحانی سوالنامہ

1۔ بابل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ بنی نوع انسان کی زندگی میں دواہم چیزیں ہیں مثلاً

..... اور .....

2۔ اگر ایک انسان کی موت کے بعد اُس کی ..... بھی ختم ہو جاتی ہے تو  
اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُس نے اپنی زندگی کس روپ میں گزاری ہے۔

3۔ حُداؤند یسوع مسیح نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ جہنم وہ جگہ ہے جہاں  
بدن اور روح دونوں ہی ..... سزا میں مبتلار ہتے ہیں۔

4۔ روحوں کی دوسرے بدنوں میں منتقلی کا نظریہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایک انسان کی موت  
کے بعد اُس کی ..... کسی دوسرے بدн میں چلی جاتی ہے۔

5۔ بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ زندگی، موت، زندگی، موت کا سلسلہ .....  
تک جاری رہے گا۔

6۔ بابل مقدس بیان کرتی ہے کہ جب ایک انسان مر جاتا ہے تو اُس کی روح کی  
..... ہوتی ہے۔

7۔ موت کے بعد زندگی کا انسانی نظریہ جو خدا کی طرف سے نہیں انسان کو غلط  
..... پر لے جائے گا۔

.....پر لے جائے گا۔

8- ہر مسیحی کا اصل وطن ..... ہے۔

9- خدا کے الٰہی منصوبہ میں موت کے بعد ایک ..... زندگی ہے۔  
 (اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 67 پر ملاحظہ کریں)

~



چوتھا باب

موت کے بعد زندگی کو ہم کیسے

حاصل کر سکتے ہیں

فرض کریں کہ آپ سمندر کے کنارے پر تعمیر ایک بڑے محل سرایں گئے ہیں اور جب آپ اس محل سرایں داخل ہوتے ہیں تو آپ اس کی دیواروں پر آویزاں خوبصورت تصاویر کو دیکھتے ہیں۔ آپ بڑے عمدہ فرنچیز کو بھی دیکھتے ہیں جو بیٹھنے کیلئے بہت آرام دہ دکھائی دیتا ہے۔ آپ وہاں شاندار قالین بھی دیکھتے ہیں جن پر چلنابہت اچھا لگتا ہے۔ اس خوبصورت محل سرایں ہر چیز بہت عمدہ اور حیران کن ہے۔

پھر آپ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں پر موجود چوکیدار آپ سے کہتا ہے، ”میں تمہیں یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ، ”اس محل سرا کے مالک نے مرنے سے پیشتر آپ سب کا نام اپنی وصیت میں لکھا تھا“۔ آپ اور آپ کے ساتھی بڑے غور سے اس بات کو سنتے ہیں کہ، ”ہاں واقعی! یہ بات درست ہے اور محل سرا کے مالک نے آپ میں سے ہر ایک کے نام ایک تھنہ کی صورت میں دس لاکھ روپے لکھے ہیں اور یہ رقم آپ کی ہی ہے۔“

آپ میں سے ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ اُس رقم کو حاصل کر لے۔ آخر ایک شخص جو آپ کے پاس کھڑا ہوتا ہے دھیمی آواز میں آپ سے پوچھتا ہے، ”وہ رقم کہاں ہے؟ ہم وہ رقم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟“۔

وہ چوکیدار آپ کو یہ بھی بتاتا ہے کہ، ”ہم ابھی تک اُس دولت کی تلاش میں ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ دولت ان کمروں میں کہیں چھپا کر رکھی گئی ہے۔ لیکن آپ فکر مند نہ ہوں وہ دولت ضرور آپ کو مل جائے گی!“۔

اب ذرا غور کریں کہ وہ کس قسم کا تھنہ ہے؟ دس لاکھ روپے کے اُس تھنہ کی طرح ایک اور تھنہ موت کے بعد زندگی ایک ایسا ”تھنہ“ ہے جو ان لاکھوں روپے کی طرح کہیں چھپا دیا گیا ہے لیکن وہ ہے اور یہ بھی بڑی حیران کن بات ہے کہ موت کے بعد زندگی کو حاصل کرنا بہت آسان ہے۔

اس باب میں آپ دیکھیں گے کہ:

موت کے بعد زندگی آپ کو اس لئے نہیں دی گئی کہ آپ نے کوئی بڑا کام کیا  
ہے؛ بلکہ ☆

موت کے بعد زندگی آپ کو اس لئے دی گئی ہے کیونکہ یسوع مسیح نے آپ  
کیلئے ایک بڑا کام کیا ہے۔ ☆

اگر آپ کسی شخص سے پوچھیں کہ، ”وہ کس طرح ابدی زندگی میں داخل  
ہوگا؟“ تو شاید وہ شخص آپ کو یہ جواب دے کہ، ”میں نے اپنی زندگی میں غلطیاں اور  
گناہ تو بہت کیئے ہیں مگر میں نے ان سب غلطیوں کی تلافی بھی کی ہے اس لئے میں  
ایک اچھا انسان ہوں۔ میں نے ان سب برائیوں کے بد لے جو میں نے کیں ہیں  
بہت سی نیکیاں کرنے سے ان برائیوں کا ازالہ بھی کر دیا اس لئے خدا مجھے ضرور ابدی  
زندگی میں داخل کرے گا بلکہ خدا کو ضرور میری موت کے بعد مجھے زندگی عطا کرنی  
چاہیے۔“

چونکہ یہ ایک عام سماجی جواب ہے اس لئے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ  
بابل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ، ”ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے پر  
اُس کی انتہا میں موت کی راہیں ہیں،“ (امثال 16:25)۔

اگر ہم یہ ایمان رکھیں کہ ہم بہت زیادہ نیکیاں کر کے اپنی برائیوں کا ازالہ  
کر سکتے ہیں تو ہم ایک غلط فہمی کا شکار ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ موت کے بعد

زندگی حاصل کرنے کیلئے ہمیں کوئی براٹی یا گناہ کبھی نہیں کرنا چاہیے۔ ہم اپنی پوری زندگی کوئی براٹی نہ کریں۔ خُداوند یسوع مسیح ہمیں بتاتے ہیں، ”پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے،“ (متی 5:48)۔ اگر ہم ایک بھی بات میں خطا کریں تو موت کے بعد زندگی حاصل کرنے سے محروم ہو جائیں! ”کیونکہ جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ سب باتوں میں قصور و اور ٹھہرایا،“ (یعقوب 2:10)۔

لیکن کیا موت کے بعد زندگی حاصل کرنا ممکن بھی ہے؟ کیونکہ ہمارے اعمال کبھی کامل نہیں ہو سکتے۔ خُداوند یسوع مسیح ہمارے نجات دہنده نے ہماری خاطر ایک پاکیزہ زندگی بسر کی۔ بابل مقدس یسوع مسیح کے بارے میں بیان کرتی ہے کہ، ”وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا،“ (عبرانیوں 4:15)۔ اور چونکہ خُداوند یسوع مسیح نے ایک کامل اور پاکیزہ زندگی بسر کی ہے لیعنی ہماری خاطر شریعت کو پورا کیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یسوع کی پاکیزگی اور استیازی کو وہ ہمیں دے دیتا ہے۔ (تفصیل کیلئے بابل مقدس میں سے رومیوں 5:11-19 پڑھیں)۔

1۔ بہت سے لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ موت کے بعد انہیں ایک اچھی اور ابدی زندگی ملنی چاہیے کیونکہ وہ بہت سی..... کرتے ہیں۔

2۔ خُدا ہمیں بتاتا ہے کہ موت کے بعد ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے ہمیں پاکیزہ اور..... زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔



خُداوند یسوع آزمائشوں پر غالب آتا ہے

.....3  
نے ہماری خاطر ایک پا کیزہ زندگی بسر کی

یعنی ہمارے لئے شریعت کو پورا کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 41 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جب ہم برائی کرتے ہیں تو ہمیں اُس کی سزا ملتی ہے جیسے سکول میں یا گھر میں ہم غلط کام کرتے ہیں تو ہمیں اُس کی سزا بھی ملتی ہے۔ یعنی ہم بچپن اور جوانی سے ہی وقایتو قاتا سے دوچار ہوتے رہے ہیں۔

اسی طرح جب ہم خدا کی شریعت کی نافرمانی کرتے ہیں تو ہم گناہ کرتے ہیں اور ہمیں ضرور سزا ملنی چاہیے۔ لیکن خدا کی طرف سے گناہ کی سزا چند سال جیل کی سزا نہیں ہے بلکہ خدا کی طرف سے سزا ابدی موت اور جہنم میں ڈالا جانا ہے۔ (اس کتاب کا دوسرا باب دیکھیں)۔ ہم سب نے گناہ کیا ہے تو کیا ہم سب کو مرننا نہیں؟۔ اور نہ صرف جسمانی طور پر مرننا ہے بلکہ ابدی موت یعنی جہنم کے عذاب میں ڈالا جانا نہیں ہے۔ ہاں ہمارے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ ہم سب گنہگار ہیں۔ بابل مقدس میں لکھا ہے کہ ہم سب لوگ موت کی سزا کے حقدار ہیں۔

لیکن اگر خدا کہے کہ آپ کے گناہ کسی دوسرے نے اپنے اوپر لے لیئے ہیں؟۔ اور اگر خدا آپ سے کہے کہ کسی دوسرے نے آپ کے بد لے اپنی جان دی ہے تاکہ آپ کو ابدی موت سے بچائے؟۔ تو غور کریں کہ وہ یسوع <sup>مسیح</sup> نے جس نے آپ کی خاطر صلیب پر اپنی جان دی ہے۔ جی ہاں یسوع <sup>مسیح</sup> نے ہماری خاطر نہ

صرف ایک پا کیزہ زندگی بسر کی بلکہ اُس نے ہماری خاطر سزا بھی برداشت کی! پطرس رسول فرماتے ہیں، ”(یسوع مسح) ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا“، (1۔ پطرس 2:24)۔ جب یسوع مسح کو صلیب دیا گیا تو وہ اپنے گناہوں کیلئے نہیں مارا گیا تھا (کیونکہ اُس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا) بلکہ اُس نے تمام بني نوع انسان کے گناہوں کے بد لے اپنے آپ کو موت کے حوالہ کر دیا اور وہ سزا جو خدا کی طرف سے گناہ کیلئے مقرر ہے وہ یسوع مسح نے اپنے اوپر لے لی۔

4۔ اگر ہم کوئی کرتے ہیں تو ہم سزا بھی پاتے ہیں۔

5۔ خدا کی شریعت کی نافرمانی کرنے کی سزا ہے۔

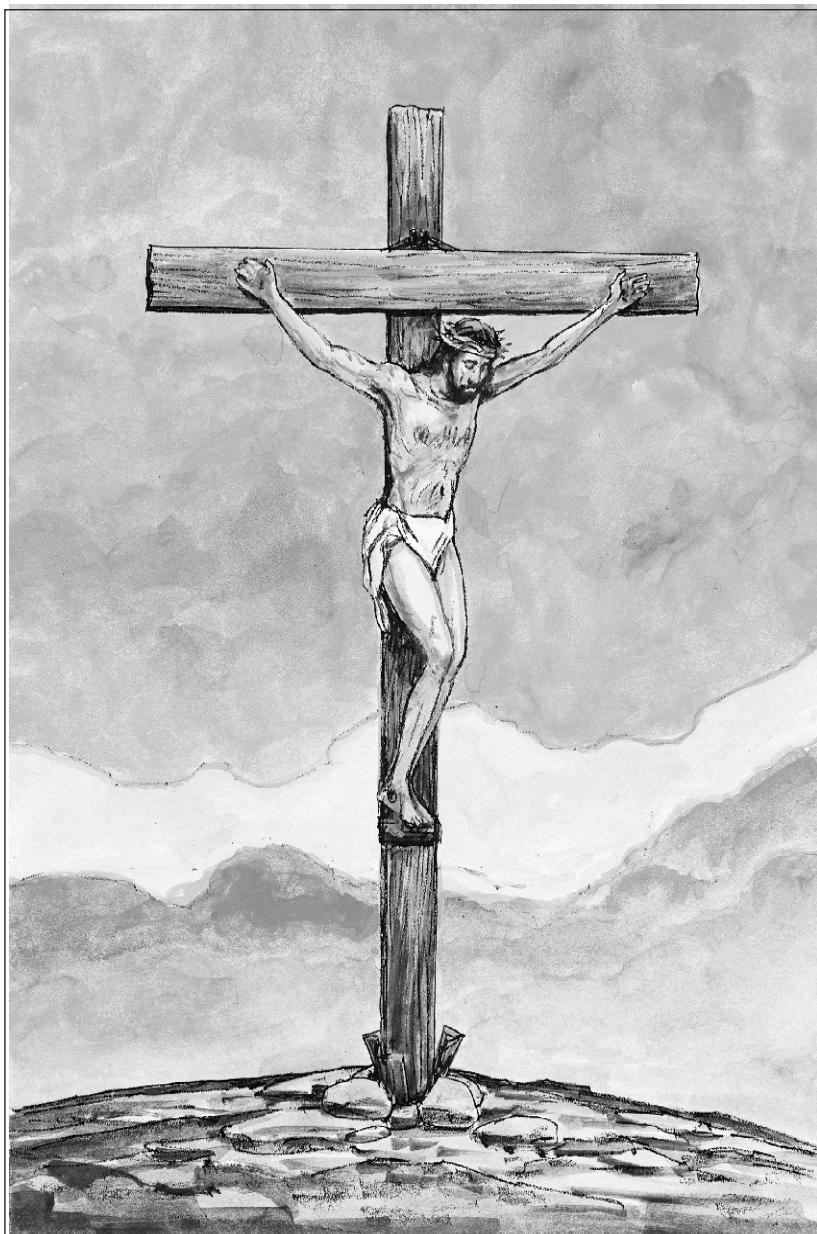
6۔ ..... نے ہماری خاطر سزا برداشت کی جو ہم نے اٹھانی تھی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 43 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

یسوع مسح نے ہماری خاطر پا کیزہ زندگی بسر کی اور یسوع مسح نے ہماری ہی خاطر سزا برداشت کی جس کے سبب ہمیں موت کے بعد حقیقی زندگی میسر ہوتی ہے!

صفحہ 38 اور 40 کے جوابات: 1۔ نیکیاں؛ 2۔ کامل؛ 3۔ یسوع مسح۔





خُداوند یسوع مسح صلیب پر اپنی جان دیتا ہے

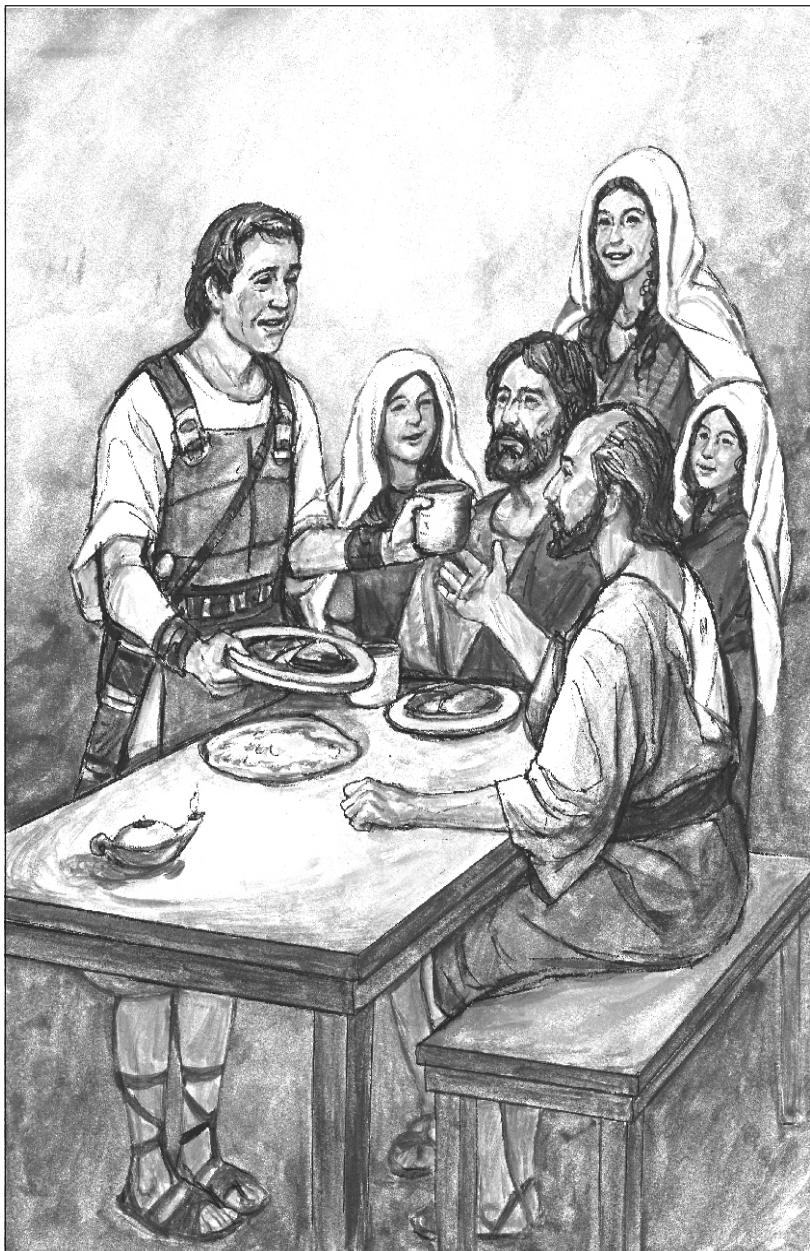
ہاں، جسمانی موت ایک بڑی چیز ہے لیکن ہمیں پھر بھی مرنا تو ہے لیکن اُس شخص کیلئے جو یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہے کیا وہ موت کے بعد زندگی حاصل کرتا ہے؟۔ کیا صرف اس لئے کہ ہم انسان ہیں یہ اُن لاکھوں روپوں کے تحفے کی طرح ہے جو کہیں چھپا دیا گیا ہے جو مل نہیں سکتا؟۔ موت کے بعد حقیقی زندگی کا تحفہ یعنی یسوع مسیح کے ساتھ آسمان پر ابدی زندگی کا تحفہ ہم یا چھپا ہوا نہیں ہے بلکہ سب لوگوں پر عیاں ہے۔ موت کے بعد زندگی کے تحفہ کا پیمان خداوند یسوع مسیح نے اپنے کلام یعنی بابل مقدس میں کیا ہے۔

نہایت سادہ الفاظ میں بابل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ یسوع مسیح ہمیں باوسیلہ ایمان ابدی زندگی عطا کرتا ہے۔ یہ یقین کرنا کہ یسوع مسیح ہمارا نجات دہندا ہے سادہ الفاظ میں یہی ”ایمان“ ہے۔ یہ اس بات کا یقین کرنا بھی ہے کہ یسوع مسیح نے آپ کی خاطر ایک پاکیزہ زندگی بسر کی اور آپ کے گناہوں کی سزا خود اٹھانے کی خاطرا پنی جان دے دی۔ جب فپتی شہر میں جیل خانہ کے داروغہ نے پولس رسول سے پوچھا کہ وہ نجات حاصل کرنے کیلئے کیا کرے؟ (موت کے بعد حقیقی زندگی کس طرح حاصل کرے) تو پولس رسول نے نہایت سادہ الفاظ میں اُسے یہ جواب دیا، ”خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا،“ (اعمال 16:31)۔

یہ وہی ایمان ہے جو ان دو آدمیوں میں سے ایک کا تھا جو کوہ گلوری پر یسوع مسیح کے ساتھ مصلوب کئے گئے تھے۔ کیونکہ جب یسوع مسیح کو مصلوب کیا گیا تو اُس

صفحہ 40 کے جوابات: 4۔ خطا؛ 5۔ موت؛ 6۔ یسوع مسیح۔





قید خانہ کا داروغہ پولس اور سیلاس کو کھانا پیش کرتا ہے

کے ساتھ دو اور آدمیوں کو بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ اگرچہ وہ مجرم تھے لیکن یسوع مسیح بے گناہ تھا تو بھی ان میں سے ایک نے یسوع مسیح کو مذاق کیا لیکن کچھ دری کے بعد ان دو آدمیوں میں سے ایک نے یسوع مسیح کے بارے میں اچھی باتیں کہنا شروع کر دیں۔ اُس نے دوسرے مجرم سے کہا ایسی بُری باتیں کہنے سے باز رہ۔ اور پھر اُس نرم دل مجرم نے یسوع سے کہا کہ، ”اے یسوع! جب تو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا،“ (لوقا 42:23)۔ یہ مجرم ایمان لا چکا تھا کہ یسوع مسیح تمام دنیا کا نجات دہندہ ہے اور وہ یہ ایمان بھی لایا کہ یسوع مسیح اُس کا شخصی نجات دہندہ بھی ہے۔ تب یسوع نے صلیب پر اُس مجرم کو کیا جواب دیا تھا؟۔ ”کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا،“ (لوقا 43:23)۔ پس اُس مجرم کو مرننا تو تھا ہی مگر اب وہ ابدی زندگی حاصل کر چکا تھا۔ یسوع مسیح نے اُس سے کہا کہ تو ابدی زندگی حاصل کرے گا اور ہم گنہگاروں سے جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں، ہم سے بھی خُد اوند یسوع کا یہی وعدہ ہے!

7۔ موت کے بعد زندگی کا تحفہ ..... یا ..... ہوانہیں ہے۔

8۔ موت کے بعد زندگی حاصل کرنے کا تحفہ ہمیں ..... کے وسیلہ سے ہی ملتا ہے۔

9۔ دو مجرم جو یسوع مسیح کے ساتھ مصلوب کئے گئے تھے ان میں سے ایک یسوع پر

..... لایا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 46 پر ملاحظہ کریں)

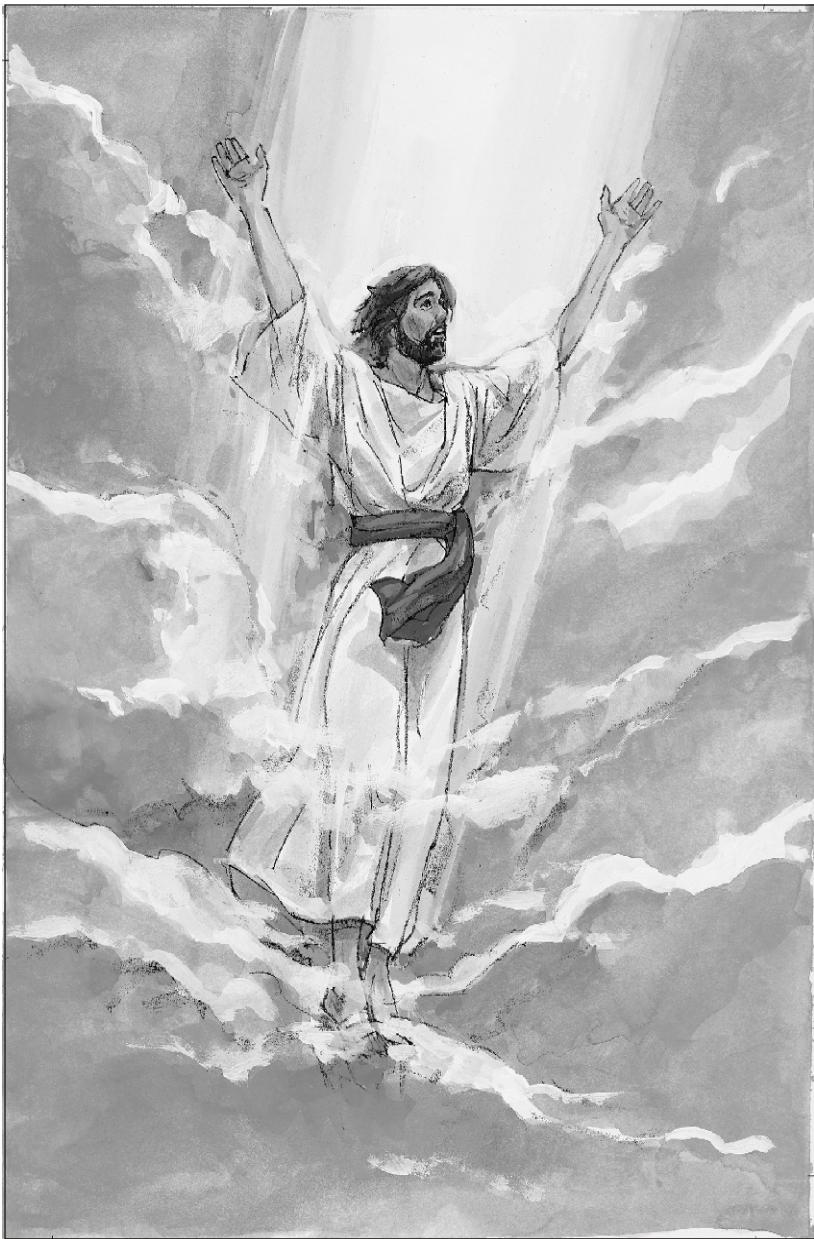
## باب کا خلاصہ

موت کے بعد زندگی آپ کس طرح حاصل کرتے ہیں؟۔ یہ کام اتنا مشکل تو نہیں لیکن آپ اس کیلئے کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب آپ اُس کیلئے کوشش کرتے ہیں تو آپ کو یاد کرنا چاہیے کہ خُدا فرماتا ہے کہ موت کے بعد زندگی حاصل کرنے کیلئے ہمیں میں پاک ہونا ہے یعنی خُدا فرماتا ہے کہ آسمان پر ابدی زندگی حاصل کرنے کیلئے ہمیں کامل ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم خود کو کامل نہیں بن سکتے یا کامل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ ہر گناہ جو ہم کرتے ہیں اُس کا مطلب ہے کہ خُدا سزاد دینے میں راست ہے۔ وہ گنہگار کو ابدی موت سے سزاد دیتا ہے اور ابدی موت سے مراد صرف اس زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ گنہگار کا جہنم میں ڈال دیا جانا ہے۔

پس موت کے بعد زندگی ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟۔ کوئی نیک کام کرنے سے ہم یہ زندگی حاصل نہیں کر سکتے! بلکہ ہمیں اُسے اُس کام کے عوض ہی حاصل کرتے ہیں جو یسوع مسیح نے ہماری خاطر کیا ہے۔ خُدا ہمیں موت کے بعد ابدی زندگی ایک تھفہ کے طور پر دیتا ہے اُس پاکیزہ زندگی کی خاطر جو خُدا کے بیٹھے یسوع مسیح نے ہماری خاطر بسر کی۔ یسوع مسیح نے ہماری خاطر صلیب پر اپنی جان دی ہے اب وہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اُس پر، ”ایمان رکھیں“ تاکہ خُدا ہمیں ابدی موت سے مخلصی دے اور ہمیں موت کے بعد ابدی زندگی بھی عطا کرے۔

## امتحانی سوالنامہ

- 1- بہت سے لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ موت کے بعد انہیں ایک اچھی اور ابدی زندگی ملنی چاہیے کیونکہ وہ بہت سی..... کرتے ہیں۔
  - 2- خدا ہمیں بتاتا ہے کہ موت کے بعد ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے ہمیں پاکیزہ اور..... زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔
  - 3- نے ہماری خاطر ایک پاکیزہ زندگی بسر کی ..... لئی ہمارے لئے شریعت کو پورا کیا۔
  - 4- اگر ہم کوئی ..... کرتے ہیں تو ہم سزا بھی پاتے ہیں۔
  - 5- خدا کی شریعت کی نافرمانی کرنے کی سزا ..... ہے۔
  - 6- نے ہماری خاطر سزا برداشت کی جو ہم نے اٹھانی تھی۔
  - 7- موت کے بعد زندگی کا تحفہ ..... یا ..... ہو انہیں ہے۔
  - 8- موت کے بعد زندگی حاصل کرنے کا تحفہ ہمیں ..... کے وسیلہ سے ہی ملتا ہے۔
  - 9- دو مجرم جو یسوع مسیح کے ساتھ مصلوب کئے گئے تھے ان میں سے ایک یسوع پر ..... لا یا۔
- (اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 67 پر ملاحظہ کریں)



خُداوند یسوع مسیح آسمان پر اٹھایا جاتا ہے



## پانچواں باب

# موت کے بعد ابدی زندگی کی خواہش

جب سے اس دُنیا میں موت کا عمل دخل شروع ہوا ہے لوگ موت سے بچنے کی راہیں ڈھونڈتے رہے ہیں۔ دُنیا کے بعض نامور محقق کسی ایسے پانی کے چشمہ کی تلاش میں رہے ہیں جس کا پانی پینے سے وہ ہمیشہ زندہ رہ سکیں۔ دور حاضر میں سائنسدان اس تلاش میں ہیں تاکہ وہ لوگوں کی لمبی عمر کیلئے نئے طریقے ڈھونڈ سکیں۔

شاید ہم بھی ایسی ہی سوچ لیجنی موت کے بعد ابدی زندگی کی خواہش رکھتے

ہیں!“۔ ہماری سوچ کی معقول وجہ یہ بھی ہے۔ یاد کریں کہ جب خدا نے ابتداء میں بنی نوع انسان کو خلق کیا تھا تو اُس نے اُس سے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خلق کیا تھا۔ واعظ 3:11 میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے انسان کو وہ بات سمجھنے کی صلاحیت عطا کی ہے جو وہ صدیوں سے انسان کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس بات کو ایک اور طریقہ سے بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ خدا نے ابدیت کو انسان کے دل میں جا گزین کیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں کہ جس کائنات میں ہم پیدا ہوئے ہیں اُس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ ستاروں کے آگے جہاں اور بھی ہیں اور اس سے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس زندگی کے بعد کوئی اور زندگی بھی ہے اس لئے ہم ہمیشہ زندہ رہنا چاہتے ہیں۔

اس باب کے آخر تک آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:  
یہ بات سمجھ سکیں کہ بعض لوگ موت کے بعد زندگی حاصل کرنے کی خواہش  
نہیں رکھتے ؟

یہ جان سکیں کہ آسمان پر ابدی زندگی ایسی پرکشش ہے کہ جس کی تمنا کی جاسکتی ہے ؟ اور

یہ بھی جان سکیں کہ زمین پر موجودہ زندگی دیر پا نہیں ہے۔

شاید آپ یہ محسوس نہ کریں کہ آپ کی زندگی بہت اہم ہے۔ لیکن آپ ایک

ایسی جگہ پھنس گئے ہیں جہاں زندگی آپ کو ناگوار محسوس ہوتی ہے۔ دوسرے کئی لوگ ہمیشہ آپ کو حکم دیتے رہتے ہیں۔ دن کے چوبیس گھنٹوں اور ہفتے کے ساتوں دن میں آپ کو کسی کا حکم ماننا پڑتا ہے۔ ”آزادی“، ایک ایسی چیز ہے جو یقیناً آپ کا حق ہے لیکن آپ اُسے حاصل نہیں کر سکتے۔ ممکن ہے کہ آپ اس بات سے جیران ہوں کہ آپ کی زندگی کا ہر دن کسی کے حکم کی تعییل میں ہی گزرتا ہے!۔

ایک نوجوان شخص جس کا نام ”جم“ تھا انہی خیالوں میں کھویا رہتا تھا۔ ایک دن جب وہ ایک جیل میں بندھا تو اُس نے اپنی زندگی کے بارے میں ابتداء سے سوچنا شروع کیا کہ جب وہ بچہ ہی تھا تو اُس کے باپ نے اُس کی ماں کو طلاق دے دی تھی اور خود کہیں دور چلا گیا تھا۔ اُس کی ماں یہ صدمہ برداشت نہ کر سکی اور نشہ اور ادویات کا استعمال کر کے اپنا غم دور کرنے لگی۔ بچے کی پروش کرنا اُس کیلئے دشوار ہو گیا تھا اور ایک دن جب نشہ کی حالت میں اُس کی ماں کو گرفتار کر لیا گیا تو ”جم“ کو لاوارث بچوں کی جائے پناہ میں بھیج دیا گیا۔

اُسے کئی مختلف جگہوں میں بھیجا گیا اور وہ جہاں بھی بھیجا جاتا وہاں اُسے نئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ جب وہ کچھ بڑا ہوا تو چوری کے الزام میں کئی بار گرفتار بھی ہوا اور آخر کار ایک جھگڑے میں اُس نے ایک شخص کو جان سے مار ڈالا۔ اس قتل کے جرم میں اُسے عمر قید کی سزا بھگتے کیلئے جیل میں ڈال دیا گیا۔

ایک دن ایک پادری صاحب نے ”جم“ سے قید خانہ میں ملاقات کی اور

پادری صاحب نے اُسے خُداوند یسوع مسیح کے بارے میں بتایا۔ پادری صاحب نے اُسے یہ بھی بتایا کہ آسمان کتنی لکش جگہ ہے اور آسمان پر وہ ہمیشہ کیلئے اطمینان سے زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن ہم اپنے دل و دماغ میں جو بات سوچ سکتا تھا صرف یہی تھی کہ، ”کیوں؟ مجھے کیوں اپنی زندگی کے ابتدائی برسوں ہی سے اتنی مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اب میں ایسی زندگی بسر کرتا رہوں گا۔ مجھے ایسی زندگی کی خواہش نہیں شکر یہ پادری صاحب، بلکہ شکر یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں!“۔

اگر ”موت کے بعد زندگی“، بھی ایسی ہی ہوگی تو کون اُس زندگی کی تمنا کرے گا؟۔ اگر آپ کی زندگی کے ماہ و سال اتنے بُرے نہیں یا دوسرے کئی لوگوں کی حالات زندگی سے زیادہ بُرے نہیں تو کیا آپ پھر بھی ہمیشہ کیلئے دُکھ درد اور بیماری میں بتلا رہ کر زندگی بسر کرنے کی خواہش کریں گے؟۔ اور اگر آپ کا طبیب آپ سے یہ کہے کہ آپ کینسر کے مودی مرض میں بتلا ہیں تو کیا آپ حیران و پریشان نہ ہوں گے؟ اور کیا آپ روزمرہ زندگی میں اُن بُری خواہشات کا مقابلہ کرتے نہ رہیں گے جو ہر روز آپ کے دل و دماغ میں ابھرتی رہتی ہیں؟۔

1۔ ابھی آپ کی زندگی شاید اتنی ..... نہ .....

ہو۔

2۔ پادری صاحب نے مسٹر ہم کو بتایا کہ وہ ..... زندہ رہ ..... سکتا ہے۔

3۔ کیا اس زندگی کے ..... ہمیشہ کیلئے برقرارر ہیں گے؟۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 54 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

مگر پادری صاحب ”جم“، کو بتاتے رہے کہ آسمان پر ابدی زندگی اس زمینی زندگی کی طرح نہیں جو مسائل کا شکار ہے!۔ اسی طرح جب آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ آسمان پر زندگی کیسی ہو گی تو پھر آپ کو یہ سمجھنا بھی آسان ہو جائے گا کہ آپ آسمان پر ابدی زندگی حاصل کرنے کی خواہش کس وجہ سے رکھتے ہیں۔

ایک لمحہ کیلئے سوچیں کہ جب خدا نے آدم اور حوا کو خلق کیا تو ان کیلئے زندگی کیا معنی رکھتی تھی۔ لیکن جب آدم اور حوانے گناہ کر لیا تو خدا نے فرمایا کہ زمین ان کے سبب سے لعنتی ہوئی اور خدا نے آدم، حوا اور پوری نسل انسان کو موت کی سزا سنائی۔

لیکن آسمان پر یہ موت کی سزا نہیں ہو گی کیونکہ مکافٹہ 22:3 میں ہم پڑھتے ہیں کہ، ”وہاں لعنت نہ ہو گی“ اور اگر آسمان پر لعنت نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں گناہ بھی نہیں ہے۔ ذرا غور کریں کہ آسمان پر ہمیں پھر کسی بُرے کام میں ملوث ہونے کی فکر نہ ہو گی اور جب آسمان پر گناہ کا وجود ہی نہیں ہے تو پھر وہاں موت بھی نہ ہو گی۔

جب خدا نے ابتداء میں بنی نوع انسان کو خلق کیا تو انسانی زندگی میں محنت مشقت کا عمل دخل نہیں تھا۔ لیکن آدم اور حوا کے گناہ کے سبب تمام بنی نوع انسان کو

محنت مشقت کرنا پڑتی ہے۔ لیکن آسمان پر کوئی مشقت طلب کام نہیں ہے بلکہ ابدی آرام ہے جہاں خُدا کی تعریف میں خوشی اور خرمی کے گیت گانا ہے۔ آخر کار آسمان پر میں اور آپ اس زمینی زندگی کے دُکھ درد سے چھٹکارا حاصل کریں گے۔

آسمان پر ہم کامل حالت میں ہوں گے اور جب تک ہم اس زمین پر زندہ ہیں ہمارے بدن اس دُنیا کے برے حالات و واقعات سے دوچار رہتے ہیں۔ کبھی کسی حادثہ میں ہمارے بدن پر زخم آ جاتے ہیں کبھی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔ کبھی جسمانی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو کبھی کسی ناگہانی آفت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

لیکن آسمان پر ہم کامل ہوں گے اور ایسے حادثات سے بھی محفوظ ہوں گے۔ مقدس پُلس رسول فلپیوس کے نام خط کے تیسرے باب کی اکیسویں آیت میں فرماتے ہیں، ”وہ (یسوع مسیح) اپنی اُس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا۔“

ایک لمحے کیلئے اپنی زندگی کے دُکھ درد اور مصیبتوں پر غور کریں۔ اور پھر یہ سوچیں کہ یہ دُکھ درد اور مصیبتیں آسمانی زندگی میں نہیں ہوں گی۔ مکاشفہ 4:21 میں مرقوم ہے کہ، ”خُدا اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونجھ دے گا۔ اس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد پہلی چیزیں جاتی رہیں۔“

صفہ 52 کے جوابات: 1۔ ہم؛ 2۔ ہمیشہ؛ 3۔ مسائل۔

?



آدم اور حوا کو خدا کی نافرمانی کرنے کے بعد خخت مخت مشقت کرنا پڑی

نہ آنسو! نہ موت! نہ غم! نہ آہ و نالہ نہ درد! کیا ہی کامل جہاں ہوگا!

آسمان پر ہم دوسرے اُن ایمانداروں کے ساتھ شریک ہوں گے جنہیں ہم پہلے سے ہی جانتے ہیں اور ہمارے عزیز ہیں۔ جو ہم سے پہلے آسمان پر جا چکے ہوں گے جیسا کہ بچپن میں ہماری والدہ جو خداوند یسوع مسیح میں ایماندار ہو کر مرچکی تھی ہم اُسے بھی دیکھیں گے۔ ہم اپنی بیوی یا اپنے شوہر کو جو کسی حادثہ میں ہلاک ہو گئے تھے چونکہ وہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتے تھے ہم انہیں آسمان پر دوبارہ دیکھیں گے!

سب سے اہم بات ہے کہ جب ہم آسمان پر جائیں گے تو ہم ہمیشہ کیلئے نجات دہنده خداوند یسوع مسیح کے ساتھ رہیں گے۔ دوسرے باب میں ہم نے اُن حالات و واقعات کے بارے میں سیکھا تھا جو اس دُنیا میں گناہ کے باعث ہم پر گزرتے ہیں۔ اُن میں سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ خدا اور انسان کی آپس میں کوئی رفاقت قائم نہ رہی جیسی تخلیق کائنات کے وقت گناہ سے پہلے تھی۔ لیکن آسمان پر خدا کے ساتھ ہمارے تعلقات پھر کامل ہوں گے۔ ہم اپنے نجات دہنده خداوند یسوع مسیح کو رو برو دیکھیں گے!۔ مقدس یوحنانے لکھا ہے کہ، ”ہم جانتے ہیں کہ جب وہ (خداوند یسوع مسیح) ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے“، (1۔ یوحنان 3:2).

آسمان پر ابدی زندگی اس طرح کی ہوگی تو پھر کوئی انسان بھی ایسی ابدی

زندگی کی خواہش کیوں نہیں کرے گا؟۔

4- آسمان پر ہمیں اس بات کی فکر نہ ہو گی کہ ہم پھر کوئی کام کر بیٹھیں گے۔

5- آسمان پر ہمارے بدن ..... حالت میں ہوں گے۔

6- زمین پر اس زندگی میں جب ہم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کبھی کبھی ہم آہ و نالہ کرتے ہیں لیکن آسمان پر ایسی مصیبت اور آہ و نالہ نہ ہوں گے اس لئے ہم نہ بہائیں گے۔

7- آسمان پر سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہم قربت اور رفاقت میں ہوں گے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جب آپ اس بات پر غور کریں گے کہ موت کے بعد زندگی کی خواہش کیوں کریں تو آپ کو جو بات ذہن نشین کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ وہ زندگی کتنی دیرا پا ہو گی۔ زمین پر اس زندگی میں ہم ہر بات کو وقت کے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں جیسے ہم اپنے دنوں کو گھنٹوں کے حساب میں دیکھتے ہیں، اپنے ہفتوں کو دنوں کے حساب سے دیکھتے ہیں، اپنے مہینوں کو ہفتوں کے حساب سے دیکھتے ہیں اور اپنے برسوں کو مہینوں کے حساب سے دیکھتے ہیں۔

بانبل مقدس یہ سیکھاتی ہے کہ آسمان پر زندگی ہمیشہ کیلئے ہے تو ہم سب حیران ہوں گے کہ، ”یہ ہمیشہ کب تک رہے گی؟“ جیل میں بند ایک قیدی کیلئے شاید ایک، ”طویل“ مدت وہ ہے جب اُس کا بچہ چند گھنٹوں کیلئے شدید درد میں بتلا ہے۔ ایک چھوٹے بچے کیلئے ”طویل“ مدت شاید وہ ہو سکتی ہے جب گھنٹہ بھر کیلئے وہ بے کار بیٹھے!۔

لیکن خُدا وقت کی گھڑی کو منفرد انداز سے دیکھتا ہے۔ پطرس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ، ”خُداوند کے نزد یک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر“ (2 پطرس 2:8)۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ خُدا ہر چیز کو گھنٹوں ڈنوں اور ہفتوں کے حساب سے نہیں دیکھتا بلکہ وہ وقت کی حدود سے بالاتر ہو کر ہر کام کرتا ہے۔ اس لئے ہم لفظ ”ہمیشہ“ کو پورے طور سے سمجھ نہیں سکتے۔

لیکن ایک چیز ہم جانتے ہیں کہ زمین پر ہماری زندگی چاہے کتنی بھی طویل کیوں نہ ہو وہ پانی سے بھری بائی کے ایک قطرے سے بھی کم ہے۔ اگر ہم اُس کا موازنہ موت کے بعد اُس زندگی سے کریں جو آسمان پر حاصل ہوگی۔ وہ ایک کامل زندگی ہوگی اور ہمیشہ تک قائم و دائم رہے گی!۔

8- زمینی زندگی ..... کے پیانہ سے ناپی جاتی ہے۔



9۔ خُدا دینوں اور کونپیں گنتا۔

10۔ ابدی زندگی..... قائم و دائم رہے گی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 60 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

## باب کا خلاصہ

یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو اپنی موت کے بعد زندگی کی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ لیکن زیادہ تر انسان ایسی زندگی کی خواہش ضرور رکھتے ہیں۔ مگر بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ”موت کے بعد زندگی“، بھی تقریباً ایسی ہی ہوگی جیسی زندگی زمین پر ہم گزار ہے ہیں۔

یاد رکھیں انسان کی موت کے بعد زندگی کا مطلب یہ نہیں کہ پھر جسمانی موت اور پھر زمینی زندگی اور پھر جسمانی موت اور پھر زمینی زندگی کا سلسلہ یونہی چلتا رہے گا! بلکہ آسمان پر نئی زندگی ایک ابدی زندگی ہوگی جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ذرا ان تمام برے حالات و واقعات پر غور کریں جن سے ہم اس زندگی میں دوچار ہوتے رہتے ہیں اور ایک لمحہ کیلئے ان حالات و واقعات کو اپنے ذہن سے نکال دیں اور ان سب تکالیف پر غور کریں جو آپ کے بدن میں ہیں۔ اور ایک لمحہ کیلئے آپ ان کو بھول جائیں اور اس بات پر غور کریں کہ بھی کبھار آپ خود کو خُدا سے کتنا

ڈور محسوس کرتے ہیں۔ اب آپ خُدا کو اپنے بہت قریب محسوس کریں۔ آسمان پر زندگی ایسی ہوگی جو خُد تعالیٰ کی قربت و رفاقت میں ہوگی۔

جب آپ اس بات پر غور کریں گے کہ موت کے بعد زندگی کی خواہش کیوں کریں تو آپ کو جوابات ذہن نشین کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ وہ زندگی کتنی دیر پا ہوگی۔ زمین پر اس زندگی میں ہم ہر بات کو وقت کے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں جیسے ہم اپنے دنوں کو گھنٹوں کے حساب میں دیکھتے ہیں، اپنے ہفتوں کو دنوں کے حساب سے دیکھتے ہیں، اپنے مہینوں کو ہفتوں کے حساب سے دیکھتے ہیں اور اپنے برسوں کو مہینوں کے حساب سے دیکھتے ہیں۔

لیکن ایک چیز ہم جانتے ہیں کہ زمین پر ہماری زندگی چاہے کتنی بھی طویل کیوں نہ ہو وہ پانی سے بھری بالٹی کے ایک قطرے سے بھی کم ہے۔ اگر ہم اُس کا موازنہ موت کے بعد اُس زندگی سے کریں جو آسمان پر حاصل ہوگی۔ وہ ایک کامل زندگی ہوگی اور ہمیشہ تک قائم و دائم رہے گی!



## امتحانی سوالنامہ

1۔ ابھی آپ کی زندگی شاید اتنی ..... نہ ہو۔

2۔ کیا اس زندگی کے ..... ہمیشہ کیلئے برقرار رہیں گے؟۔

3۔ آسمان پر ہمیں اس بات کی فکر نہ ہوگی کہ ہم پھر کوئی ..... کام کر بیٹھیں گے۔

4۔ آسمان پر ہمارے بدن ..... حالت میں ہوں گے۔

5۔ زمین پر اس زندگی میں جب ہم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کبھی کبھی ہم آہ و نالہ کرتے ہیں لیکن آسمان پر ایسی مصیبت اور آہ و نالہ نہ ہوں گے اس لئے ہم ..... نہ بہائیں گے۔

6۔ آسمان پر سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہم ..... کی قربت اور رفاقت میں ہوں گے۔

7۔ خُدا دنوں اور ..... سے بالاتر ہے۔

8۔ ابدی زندگی ..... قائم و دائم رہے گی۔  
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 67 پر ملاحظہ کریں)



## تشریحات



**مشکل الفاظ کے معنی**

ابدی دائیٰ ہمیشہ

متحرک حرکت کرنے والا

تشریع واضح کرنا، صاف طور پر بیان کرنا

مفہوم مطلب

پیچیدہ مشکل

نظریات تعلیمات، فائدہ اصول

پیداوار زراعت کا حاصل

تمثیل مثال، تشبیہ

موقوف انحصار

دھرتی زمین

تصویرکشی	بیان کرنا
خُد انخواستہ	خُد انہ کرے
تحیاتی	خیالوں میں
مایوس	نا اُمید
سکونت	رہائش
عیاں	واضح
معنی خیز	پُرمعنی
قطعًا	بالکل یا ذرا بھی
طبعی	فطری، قدرتی، خلقتی
تدفین	دفن کرنا
گورکن	قبر کھونے اور دفن کرنے والے
دلفریتی	خوبصورت، دل لبھانے والے

سچائی کے برعکس	خلافِ حقیقت
قصہ، کہانی	داستان
گود میں آنا، ہمکنار ہونا	آنغوٹ
مہربان	شفیق
انصاف کرنے والا	مصنف
بندھا ہوا	مربوط
بھروسہ، اعتماد	وثوق
مرنے کے قریب	قریب المگ
وہ لاش جس پر خوشبودار چیزیں مل گئی ہوں	حنوط شدہ لاش
کھانے پینے	خرد و نوش
دور کرنا	ازالہ
ایک پہاڑ کا نام کلوری ہے	کوہ کلوری

مشکل دشوارگزار

اطمینان تسلی سکون

بعیدالقياس سوچ کے برعکس

## امتحانی جوابات

۶۷

### پہلا باب (صفحہ 12)

- 1- زندگی؛ 2- اپنے آپ کو؛ 3- زندگی؛ 4- مقصد؛ 5- حقیقت؛ 6- مایوس؛ 7- آدم،  
~ حوا؛ 8- کامل۔

### دوسرا باب (صفحہ 22)

- 1- مر نے؛ 2- مر؛ 3- مر؛ 4- بھی انک؛ 5- موت؛ 6- منصف؛ 7- حقیقت؛  
8- امیدوں۔

### تیسرا باب۔ (صفحہ 33)

- 1- بدن، روح؛ 2- روح؛ 3- ابدی؛ 4- ابدی؛ 5- روح؛ 6- ہمیشہ؛ 7- عدالت؛ 7- منزل؛  
8- آسمان؛ 9- کامل۔

### چوتھا باب (صفحہ 47)

- 1- نیکیاں؛ 2- کامل؛ 3- یہ یوں تصحیح؛ 4- خطا؛ 5- موت؛ 6- یہ یوں تصحیح؛ 7- مخفی یا چھپا ہوا؛  
8- یہ یوں تصحیح پر ایمان لانے؛ 9- ایمان۔

### پانچواں باب (صفحہ 61)

- 1: اہم۔ 2: مسائل۔ 3: غلط۔ 4: جلالی۔ 5: آنسو۔ 6: خُد۔ 7: معیادوں۔ 8: وقت۔



## نتائج کے حصول کیلئے امتحان

۶۹

مبارک ہو! آپ نے اس مطالعہ کو ختم کر لیا ہے کہ آپ موت کے بعد کس طرح آسمان پر ایک کامل ابدی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کو دوبارہ پڑھیں اور ابواب کے امتحانات کی نظر ثانی کریں خاص کر ان غلطیوں کی جو آپ نے امتحانی جوابات میں کی ہیں۔ مقاصد کی بھی نظر ثانی کریں (جن پر ستارے ☆ کا نشان ہے) جو ہر باب کے شروع میں درج ہیں۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ سارے مقاصد سمجھ گئے ہیں تو آپ نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ مکمل کرنے کیلئے تیار ہیں۔

کتاب کو دیکھئے بغیر نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ مکمل کریں۔ جب آپ اُسے ختم کر لیں تو امتحانی حصہ کتاب کے آخری صفحہ پر دیئے گئے پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں یا متعلقہ شخص کو دے دیں۔ آپ تعلیمات باہم مقدس کی سلسلہ وار اور کتب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔



موت کے بعد زندگی

## نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ

۶۰

- 1- لوگوں کی سوچ ہے کہ ..... صرف بہت سامال حاصل کرنیکا ہی نام ہے۔
- 2- بعض لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس زندگی کا کوئی ..... نہیں۔
- 3- ہمیشہ کی زندگی خدا سے ..... کے طور پر ملتی ہے۔
- 4- رو میو اور جولیٹ ایک دوسرے سے اتنی زیادہ محبت کرتے تھے کہ ایک دوسرے کے بغیر ..... کوتیار تھے۔
- 5- کبھی ہم یہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ موت اتنی ..... نہیں ..... ہے۔
- 6- خداوند یسوع مسیح نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ جہنم میں وہ جگہ ہے جہاں بدن اور روح دونوں ہی ..... سزا میں بتلا رہتے ہیں۔
- 7- موت کے بعد زندگی کا انسانی نظریہ جو خدا کی طرف سے نہیں انسان کو غلط پر لے جائے گا۔
- 8- آسمان پر سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہم ..... کی قربت اور رفاقت میں ہوں گے۔
- 9- خدا ہمیں بتاتا ہے کہ موت کے بعد زندگی حاصل کرنے کیلئے ہمیں ..... بننے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- 10- ..... نے ہماری خاطر ایک پاکیزہ زندگی بسرا کی۔

11۔ موت کے بعد زندگی حاصل کرنے کا تھنہ..... نہیں ہے۔

درج ڈیل سوالات میں سے درست یا غلط جواب کا انتخاب کریں۔

1۔ درست یا غلط: زندگی کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو خوش رکھو۔

2۔ درست یا غلط: زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔

3۔ درست یا غلط: جب خُد اُن دُنیا کی تخلیق کی تو اُس نے انسان کو آسمان پر حکمرانی کرنے کا اختیار دیا۔

4۔ درست یا غلط: گناہ کرنے کے بعد آدم اور حوانے فوراً خُد اکو اپنے شفیق باپ کے روپ میں دیکھا۔

5۔ درست یا غلط: اگر ایک غیر مسیحی کی روح اُس کے جسدِ خاکی سے پرواز کر جاتی ہے تو پھر یہ بات اتنی اہم نہیں کہ اُس نے کس طرح زندگی گزاری۔

6۔ درست یا غلط: بابل مقدس یہ بیان کرتی ہے کہ جب ایک شخص مر جاتا ہے تو اُس کی روح کی عدالت ہوتی ہے۔

7۔ درست یا غلط: یہ زمین مسیحی کیلئے ایک مستقل رہائش گاہ ہے۔

8۔ درست یا غلط: آسمان پر ہمیں اس بات کی فکر لاحق نہیں ہوگی کہ ہم کوئی غلط کام کر بیٹھیں گے۔

9۔ درست یا غلط: آسمان صرف ایک ہزار برس تک قائم رہے گا۔

10۔ درست یا غلط: ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں سزا دینے کی بجائے خُداوند یسوع مسیح نے ہماری سزا برداشت کی دی۔

کثیر الانتخابی سوال: درست جواب کی نشان دہی کریں۔

1۔ یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ ”زندگی“ کا مقصد یہ نہیں کہ انسان

الف۔ زندگی میں بس مزے اڑائے۔

ب۔ کتنی جائیداد کا مالک ہے۔

ج۔ خدا کے ساتھ رشتہ اور رفاقت رکھتا ہے۔

د۔ اپنی روزمرہ زندگی کے واجبات ادا کرتا ہے۔

2۔ جب خُدا نے بنی نوع انسان کو تخلیق کیا تو ان کے مابین خالق اور مخلوق کا رشتہ۔

الف۔ ختم ہو گیا۔

ب۔ متزلزل ہو گیا۔

ج۔ کامل تھا۔

د۔ کسی حد تک اچھا ہی رہا۔

3۔ ان میں سے کون سی چیز گناہ کے نتیجہ میں آموجود ہوئی۔

الف۔ موت۔ ب۔ انسان

ج۔ دُنیا د۔ حیوانات

4۔ کس کے سبب ہماری امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے۔

الف۔ خُدا۔ ب۔ یسوع۔

ج۔ موت۔ د۔ زندگی۔

5۔ یہ ایمان رکھنا کہ موت کے بعد ہماری روح کا خاتمہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس بات کے مترادف ہے کہ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں۔

- الف۔ دوبار جنم پر      ب۔ یسوع مسیح پر
- ج۔ زندگی کے وجود پر      د۔ فنا کامل پر

6۔ دوبار جنم لینے کا مطلب ہے کہ جب کوئی انسان مر جاتا ہے تو کسی دوسرے جسم میں ایسا بن کر آ جاتا ہے۔

- الف۔ ذہن۔      ب۔ روح۔
- ج۔ دماغ۔      د۔ اچھی خصلت۔

7۔ خدا کے منصوبہ میں موت کے بعد زندگی ایک کبھی کبھار ملنے والی زندگی ہے۔

- الف۔ کبھی کبھار ملتی۔
- ب۔ کبھی نہیں ملتی۔
- ج۔ کامل زندگی ہے۔
- د۔ اکثر مل ہی جاتی ہے۔

8۔ آسمان پر ہمارے جسم نہ صرف بہتر حالت میں ہوں گے بلکہ

- الف۔ کامل ہوں گے۔      ب۔ بہتر ہو جائیں گے۔

- ج۔ فرشتوں کی مانند ہوں گے۔      د۔ کوئی اہمیت حاصل نہ ہوگی۔

9۔ بہت سے لوگ یا ایمان رکھتے ہیں کہ وہ موت کے بعد زندگی پائیں گے کیونکہ ان کے اعمال

- الف۔ بہت زیادہ ہیں۔
- ب۔ کچھ کام کرتے ہیں۔
- ج۔ اچھے ہیں۔
- د۔ کئی طرح کے ہیں۔

10۔ خُدا کی شریعت کی نافرمانی کرنے کی سزا جو ہم پروا جب ہے۔

- الف۔ عمر قید
- ب۔ موت
- ج۔ غمی اور افسردگی۔
- د۔ ہاتھ پر ایک طما نچہ۔

11۔ موت کے بعد زندگی کا تھہ ہمیں ملتا ہے۔

- الف۔ اپنے اعمال سے
- ب۔ اپنی محنت سے۔
- ج۔ اُس کی قیمت ادا کرنے سے۔
- د۔ ایمان سے

برائے مہربانی درج ذیل معلومات تحریر کریں۔

نام:

پختہ:

ای میل

فون

برائے مہربانی اس کورس سے متعلق اپنی رائے تحریر کریں۔

تعلیمات بائبل مقدس  
کی سلسلہ وار کتب  
دوسرا کورس

باپ کی محبت

زندہ ایمان

خُدا نے اُن کو نر و ناری پیدا کیا

موت کے بعد زندگی

خُدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا

یہ کورس  
درج ڈیل کتب پر مشتمل ہے

تعلیمات بائبل مقدس کی سلسلہ وار کتب کے

اضافی کورس اس کے آخری

صفحہ پر درج پتہ پر میسر ہیں

مزید معلومات کیلئے  
یا مزید کورس حصول کے لئے درج زیل پتہ پر لکھیں۔

باتبل کا سپاٹنس اینڈ ٹیچنگ سکول

پوسٹ بکس #6

ساہیوال 57000



مزید معلومات کیلئے  
یا، مزید کورس کے حصول کے لئے درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

**Life After Death - URDU**

**Copyright © 2008**

**Catalog Number: 38-5048**